

Vol I  
No 18



*Wednesday*  
*25th March 1953*

**HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY  
DEBATES**

**Official Report**

CONTENTS



THE HYDRABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday the 25th March 1953

The House met at Three of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

*Mr Speaker* We shall take up questions Shri Buchiah  
*Servants in Nizam's Palace*

*Shri M Buchiah (Sirpur)* Sir I would like to submit that the question No \*193 (b) which I submitted has been so altered that it gives a different meaning.

*Mr Speaker* The question need not be answered

*Receipts and Expenditure of R T D*

\*194 (100) *Shri Ch Venkatrama Rao (Karimnagar)*  
Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) What are the receipts and expenditure of R T D for the months of November December 1952 and January 1953?

(b) The number of buses that were commissioned to Naranagar the venue of Congress Session in January 1953 besides the normal service?

(c) Whether it is a fact that the Road Transport Department incurred much loss due to the above arrangements during A I C C Session at Naranagar?

(d) If so the reasons for recording such facilities to a political party at the cost of Government's Revenue?

مسٹر فاروق احمد لا (سری دکنو رائیلو) نوپرو و نمبر سہ ۱ ع اور  
سوزی سہ ۲ ع میں آری ڈی کو جو آئی و ا ح ب جوے میں نہ ہن

نومبر سہ ۲ ع میں آئی ( ۱ ۹۶ ۲ )

ا ح ب ( ۸ ۳۹ ۲ )

(۲۱ ۲۲ ۲۳)	۳۔ ۲۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۱۔ ۱۔
(۱ ۶ ۹)	اجراہات
(۲۳ ۲ ۳۹)	حوری۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔
(۱ ۳ ۸)	اجراہات

ان اجراہات میں ہوا لاکھ روپہ جو ڈپر سیسے ملے کے لیے رکھے گئے ہیں وہ بھی شامل ہیں (۱) کا جواب ۴ ہے کہ کانگریس سس کے وہ نائل مگر جانے اور آئے کے لیے پورے نام کے لیے (۶) ہیں مفروری گئی تھیں اور (۸) ایڈیشنل (Additional) ہیں وہاں کے لیے رکھے گئی تھیں ان سلسلہ میں ٹرانسک کی کل مانگ ہو اسی ہیں یہی جو عام طور پر سیکندرا آباد ورہ اندرا ادا میں چلا کرتی ہیں حسب ضرورت ہیں ہوں ۴ے پورے بھی وہاں پر بھجندی جاتی ہیں جہاں تک مانگ ہو (۳) کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی لاس (Loss) نہیں ہوا بلکہ آمدنی ہو گی (۱۲ ۳) وہاں ہوں اسی ہی میں بلکہ سپور کے آہر بھی ہو اکسرا کلکس (Extra Collection) ہوا ہے (۲) (۳) وہاں کے کیونکہ جہاں سے لوگ آجسہ انور وغیرہ دیکھے کے لیے جانے تھے (ڈی) کا میں سمجھا ہوں کہ جواب دینے کی ضرورت نہیں کہ تکہ یہ سوال پڑا ہی ہونا

شری سی ایچ ویکنٹ رام راؤ اصلاح کی سروس کے رٹس (Routes) کو کم کرنے میں ہاں پر تیس چالی گیس جسکی وجہ سے وہاں کے مسیجرس (Passengers) کو تکلیف ہوں گے انریسل مسیجر اس سے واقف ہیں ؟

شری دگمرو راؤ رندو اسی کوئی سکاٹ میرے پاس ہیں ہوں وہاں کچھ تو ہے ہیں چالی گیس اوکھہ ان میں جو حراہ ہو سکتی ہے ان میں دوسری کے ہند چلانا گیا

شری سی ایچ ویکنٹ رام راؤ ۱۲ صبح ہیں کہ اصلاح ٹنگٹہ ٹانڈر اور محوب مگر کی بڑی ن کو ٹگوالا گیا وہاں پر چھوی سہن کو بھھا گیا اور رٹس (Routes) کو بھی کم کر دیا گیا جسکی وجہ سے مسیجرس کو تکلیف پہاں ڈی

شری دگمرو راؤ رندو اسی کوئی سکاٹ میرے پاس ہیں آئی

شری سی ایچ ویکنٹ رام راؤ ۴ صبح ہیں کہ اصلاح سے ڈی ہیں سگوالا گیس اور وہاں چھوی ہیں چالی گیس ؟

شری دگمرو راؤ رندو اس بارے میں بھی کوئی سکاٹ میرے پاس ہیں آئی شری دگمرو راؤ دیشمبھو (ککا کھڑ) کہا ۴ صبح ہیں کہ کانگریس سس کے لیے وہاں سگوالا گیس ؟

شری ڈگموراؤ بندو : ان کے متعلق مجھے اس سے ہی آرڈر مانچکا تھا جو کہ 4  
ہفتوں میں شروع ہونے کے لئے طے آگئے ہیں اس وقت تک پرنسپل نام  
دیکھنے کے لئے وہاں نہ آسکا

شری وی ڈی دتتا (11 گورنر) : انہوں نے (Information)  
کی ایک کاپی ہے؟ اصلاح سے لڑی ہو تو کو منگوانا چاہئے اور انکی شہادت سے  
کو پتہ چلتا؟

شری ڈگموراؤ بندو : ان کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے  
شری وی ڈی دتتا سے کم از کم ایک آڈیٹ کے متعلق بھی پتہ چلا  
جاسکتا ہے کہ کیا ہوا ہے تو اس کو پتہ چلاگا؟

شری ڈگموراؤ بندو : یہاں کے جواب دینا  
شری وی ڈی دتتا سے آری ڈی میں عام طور پر (Reserve)  
میں کسی سے نہیں ہوتا؟

شری ڈگموراؤ بندو : یہاں کے جواب دینا  
میں نے کچھ نہیں دیکھا ہو کر آگئے ہیں اور میں اس کی ہی ناڈر (Notes)  
پتہ چلائی ہیں اس لئے انہیں وہاں اسمبلی کہا گیا

شری ڈگموراؤ بندو (انڈر) : اس سے متعلق کوئی کیا رہا ہے؟  
شری ڈگموراؤ بندو : ایک کاپی کے لئے ان کو اسمبلی میں لایا جائے  
شری وی ڈی دتتا سے انہوں نے کہا کہ اس کے اصلاح سے ہی  
ہیں ان کے پاس کاپی ہے اور وہاں سے ان کی

شری ڈگموراؤ بندو : ان کے لئے اس کی ضرورت ہے  
شری وی ڈی دتتا سے آری ڈی کے درجہ میں ہی ہے  
شری ڈگموراؤ بندو : ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
والد میں یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
ان کو اسمبلی میں لایا گیا

شری وی ڈی دتتا سے ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
شری ڈگموراؤ بندو : ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
یہاں تک

یہاں تک  
یہاں تک  
یہاں تک

سری دگمراؤ بندو و سانس سے علو ہے

*Misbehaviour by Jamedar*

195 (101) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Jamedar Syed Karim of Mahadevpur village, in Martham taluq insulted one Muryalker Laxman by making him parade in the streets with his hair and moustaches shaved forcibly without sufficient reasons?

(b) Whether any representation was made in this behalf?

(c) If so what action has been taken thereon?

سری دگمراؤ بندو (اے) ہاں

(ب) (ی) سہی کے ریل میں دی اسی۔ ہمارے میں اس طرح کی کیا ہے  
کی بھی ہوگی اور دریا کی گئی (سی) دی اظری ہمدان کے بعد حسب اصلیت  
ہاں گئی واد کو معطل کیا گیا اور ریکوڈار میں اکر رہی (Regular)

Departmental Enquiry (دھی ہے

سری سی ایچ ونکٹ رام راؤ وائس ہو کر کیا عرصہ ہوا ؟

سری دگمراؤ بندو میں رکانہ وہیں کر سکا الہہ میں بھیا  
ہونکہ واکہ سے کامیاب ا کا

*Employees of R T D*

\*196 (124) *Shri G Hanumanth Rao (Mulug)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) The number of employees of the R T D who have been provided with quarters?

(b) The number of employees who did not get any quarter?

(c) Whether there has been any proposal to construct quarters during the year 1952-53?

سری دگمراؤ بندو سے ۱۹۵۲ لوگوں کو کوئی مہاں گئے

(ب) (ی) ۶۵۰ ہے لاکھ میں ۵۰ کو کواریں ہیں دے گئے ہیں

میں ہاں ۱۰ لاکھ روپے کی گت سے ۶۹ کاز میں ۳ ۲ ۱ ع میں  
چھبہ دہل تعمیرات زر رہا ہر میں اس طرح با پلائی ہے

۲	کدیم بکر
۲	ادگس
۱	د رڈلہ
۱	ومفی
۱	ر سحر

شری وی ڈی دنسانڈے ۱۱۵ ی طرح سے ۲ ۱ ۲ ع کے عٹ ہی  
مطابق کی تعمیر کے لیے کوئی رورڈ ہیں ہے ؟

شری ڈگمبوراؤ بندو عٹ ہی نو اس کے لیے کوئی رورڈ ہیں ہے لیکن  
ہمارے اس حوالہ سے ( Depreciation Fund ) ہے اس سے  
اسکو کمال کرے گا ارا ہے

شری وی ڈی دنسانڈے میں ۶ ملوم کرا جانا ہیا کہ جس طرح  
سہ ۲ ۱ ۲ ع ہی اس کے لیے علمدہ گد ہی رکھی گئی ہی نا اس طح  
سہ ۲ ۱ ۲ ع ہی ا ی ٹوٹ اسکم گورنٹ کے اس ہے

شری ڈگمبوراؤ بندو ایک ٹالوی ( Colony ) کے بارے میں  
و وورل آنا ہے اور وہ بھسا جا رہا ہے وصول ہونے پر حکومت کی حساب ہے اس پر  
مور مرنا

شری سی جمب راول جس طرح اس سبل برڈس ( Essential Services )  
ہونے کے لحاظ سے ولس کے کوادر سٹ ا نظام کا انا ہے کیا ا ی طح آر ی ڈی  
فرکری سرو سرنو ا سبل برڈس ہی سمھا جا سکا ؟

*Mr Speaker* Perhaps, the hon Member does not require any information

### Grant of Bonus

\*197 (125) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether any representation was received by the Government on behalf of the Road Transport Department Employees Union for grant of Bonus equivalent to six months wages for 1950-51 in view of the huge profits made by the department?

(b) If so what decision has since been arrived at by the the Government?

شری دگمبر راؤ بندو گورنمنٹ کے اس حورر (Representation) کو وصول ہوا ہے ان کو یوم ڈارمنٹ کے طہارر کے ماہ اس ڈارمنٹ سے سامنے ڈارمنٹ میں ر بعد اسدراہم کی حدی ہی میں یک کارڈوا ررمنٹ ہے

شری مخدموم بھی الدس (حصورنگو) آر ر ڈی ایلار کی حاسر ہے آر کے دن ملے رورمنٹس ۱۲ کس مہیے میں رورمنٹس ہوا ۱۲ آر لی - بر لاکھے ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو ہی رائے کا میں رر و ہی کہیکا

شری مخدموم بھی الدس رر و کے مند لار و ہی کی حاسر ہے نگو جس (Negotiations) کے در ل کے بارے ہی کیا آت کے ہاس کوئی لہر وصول ہوا ہے

شری دگمبر راؤ بندو حال میں ہوا ہی کوئی ناں میرے ہاسے ہیں آئی

شری مخدموم بھی الدس گور ہوس کی حاسر ہے رورمنٹس ہوا کیا ان سے ہاسر کرے کے لیے فرمل سسر ہا ہا ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو حاسر کھی کوڈ رور رر آنا ہے و اس ر حورکا حاسر ہے ا ڈی کو رورمنٹس آے ہوا اس پر حورر ہورکا

شری مخدموم بھی الدس اس و اس کے بعد سے مہیے علم ہے کہ ہوم ڈارمنٹ کو کوئی حطوبت کھی آتکے ہی ایلار کی حاسر ہے ہ حواس طہار کی گئی کہ ایک جگہ سہکر نگسہد میں کے ر اس پر حورکا حاسر لکن حورکسے ایک اس کا موع ہیں دا میں حاسر ا ہوں کہ حور لکی کا وجہ ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو جسے علم ہی وا ہی ہا ہیں ہے

شری وی ڈی ڈیسالٹ سے ہوم ڈارمنٹ کی حاسر ہے ہاس ڈارمنٹ کے ہاس ایلار کو کسے مہیے کا ہوس دنیے کی حاسر کی گئی ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو ہی میں آت ہند (Off hand) ہیں کہیکا

شری مخدموم بھی الدس مسئلہ کے دن میں طے رائے کا امکان ہے

شری دگمبر راؤ بندو اس کے لیے کہہ لی اوٹ لے (Capital Outlay) اور دوسرے آئیس کی سسٹ فنگرس دینا سکتے گئے ہیں ان کے وصول ہونے پر اس سلسلے میں حورر ہوا





\*199 (806) *Shri Shrikari (Kinwat)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the rate of one anna per mile charged by the Government for Bus traffic is higher than the rates prevailing in other States?

(b) Whether it is a fact that the private contractors are prepared to under take Road Transport at lower rates?

(c) Whether the Government intend to allow private person to run lorries on the P W roads?

(d) If not whether the Government intends to reduce the rates?

شری دگمبر راؤ مندو حرواے کا جواب ہے کہ صحیح میں ہے جان کے موجود رس ( Rates ) دوسری ریاستوں — ریاست میں ہیں ہمارے ان حالی ایک آہ لانا ہے اور میں ایک ایک کاروانا لانا ہے اس میں آئی جی کرسی واضح ہوگی موسمو کرانہ کا سال — تاکرانہ ہو کا لانا جاسکا

حرواے کا جواب ہے کہ — جو مبلغ نہیں کے صرف ایک آہ لانا کے لئے ہمارے ہر کم رس پر میں کو جلائے لکھن ہو کہ وہ جو کراہ لانا چاہئے ہے ان کے لئے دفع نہیں ہیں ہو سکتا تھا اسلئے نہ حال کیا جاسکتا ہے کہ و حرواے پوسٹ حاصل کرنے کے لئے نہ طریقہ اپار کر رہے ہیں اسلئے ایک درخواست منظور نہیں کی گئی حرواے کا جواب ہے کہ موٹر ویکل رولز ( Motor Vehicle Rules ) کے رول نمبر 1 کے تحت ہی ڈی کی — ہی سرکس میں وہ آئی ڈی کے لئے نہیں ہیں و ان جاکھی لاریوں کے حلالے کی اجازت نہیں دی جاتی حرواے کا جواب ہے کہ گورنمنٹ میں وہ رس میں کسی کا آزادہ نہیں رکھی کہ کہ موسمو ریلز جب زمانہ ( Reasonable ) میں

شرعی شاہسپان بگم ( مرگی ) کیا اکرن کے معوں سے ؟ اکرانہ لانا جاتا ہے ؟

شرعی دگمبر راؤ مندو اس کے لئے رس کی وجہ سے

شرعی عبد الرحمن ( ملک ) محبوب بکر سے کہ لھا ورنک کا کسی جانگی سرویس کی اجازت دینی ہے ؟

شرعی دگمبر راؤ مندو نوری سڑک بھرہ بکر اکرولھا پور کسی جانگی سرویس کو جس بگی الہ ہی ڈی کی سرک کا کہ حصہ آتا ہے — جانگی سرویس کو دنا گیا ہے

شرعی عبد الرحمن کیا محبوب بکر سے کولھا پور تک آئی ڈی کے لارو جانگی سرویس میں جاتی ہیں ؟





*Starred Questions & Answers*      25th March, 1958      1408  
*Last showing the names of operators and fair weather routes  
of Warangal District*

Sl No	Name of operator	Fair weather route
1	Shri K Veera Raghav Reddy	Warangal Rly Gate to Kallada
2	Shri C H Venkat Narayan	Lungal to Bonkal
3	Shri Kallur Uma maheshwar Rao	Kandukur to Satipally
4	Shri Nannu Sekharian	Mahboobabad to Abbyapalem
5	Shri M Veera Raghaviah	Teekugumalli to Ashwaraopet
6	Shri E Venkatram Narsiah	Neckonda Rly Station to Thurur
7	Shri C Ranga Reddy	Ghanapur to Annawaram
8	Shri N Narayan Reddy	Kasamudram to Abbaya-palem
9	Shri Kesmoni Venkiah	Madara to Rajavaram
10	Shri M Sathnarayana	Mahbubabad to Abbaya-palem
11	Shri M Akkaya Chowdry	Muthugudem to Kothagudem
12	Shri Nagondia Pichiah	Nelakondapally to Jaggaahpet
13	Shri Dribally Venkatram Narsiah	Neckonda to Mahbubabad
14	Shri A M Omkaram	Obelvoiy to Dhar Nagarlam
15	B Ramulu	Khammam to Singareni Collieries
16	Shri Narayanrao Karepally	Kallur to Muthugudem
17	Shri Gopu Adi Narayana	Yellandu to Karepally (Khammamoth)

1406 25th March, 1952 Stated Questions & Answers  
 List showing the names of operators and fair weather routes  
 of Warangal District

Sl No	Name of operator	Fair weather route
18	Shri C K Padma Rao	Madikonda to Valair
19	Shri Amavathi Sri Ramulu	Kasamudram to Torur
20	Shri M Sahyansrayan	Mahbubabad to Nagaram
21	Shri Nairn Sekharan	Kasamudram to Torur
22	Shri M Murudai Rao	Chelvoy to Mangapet
23	Shri Kesuneni Venkiah	Mahbubabad to Abbaya- palem
24	Shri E Venkatram Narsiah	Warangal Railway Gate to Kallada
25	Shri J Ramchander Rao	Hansmkonda to Parkal
26	Shri A Sree Ramulu Matwado	do

Shri K Venkiah Is there any bus owner that belongs to the Union?

شری دگمبر ریڈینو میں ہیں جانا کہ اس میں سے کسے نووں کے لوگ ہیں  
 لسٹ آف دیس میں سے کسے موجود ہے دیکھ لی

شری سی جمب ریڈی کسا باہر کے لوگوں کو پورٹ دے جا رہے ہیں ؟  
 شری دگمبر ریڈینو باہر اور اندر کا سوال ہیں ہے جسکو دے جاسکتے ہیں  
 دے جا رہے ہیں

شری کے ایلن ریڈی (ناٹو نام) پورس کی لوگوں کو دے جا رہے ہیں ؟

شری دگمبر ریڈینو مو ویکٹل ایکٹ ( Motor Vehicle Act ) کے  
 تحت قواعد بنا دے گئے ہیں اور گورنرکٹ ایڈریسور ( District Authorities )  
 کو اجازت دنا گیا ہے کہ ان قواعد کے تحت اس کو پورس دے جاسکتے ہیں انہی دے  
 جاسکتے ہیں اسکی ناراضی سے ایلن کا حق دنا گیا ہے جو قواعد معزومے گئے ہیں انکی  
 پابندی جو لوگ کر سکتے ہیں انکو پورٹ دنا جانا ہے اسکی معزومے کوئی اور خاص  
 طریقہ معزومے ہیں ہے

شری کے اہل و عیال کی امداد کرنے والوں کے لیے ریس معذور کرنے کا کیا کوئی خاص طریقہ ہے ؟  
 شری ڈگمبر رائے دتو جانے

*Accident due to Rash Driving*

\*208 (285) Shri Syed Hasan Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether any accident occurred near Siddhambur Bazaar Masjid due to rash and negligent driving of Mr Naidu acting Deputy Commissioner City Police (CID) during the third week of February 1957

(b) Whether it is a fact that this accident in spite of being a serious one was hushed up?

(c) If not, what action has been taken against the said officer?

شری ڈگمبر رائے دتو حوالے کا جواب نہ دے گا نہ واقعہ ہے کہ ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء کو ایک مائور انکیڈنٹ (Minor Accident) ہوا ہے اس وقت کوئی حادثہ نہیں ہوا ہے اس واقعہ کی تہدوی میں فرانسس براج کی ڈرائیونگ کی وجہ سے ہوا ہے اس کی موٹر سے رکنا کو ٹکرا گیا اور اس کا پھیلا ہوا تھا اس کا پھیلا ہوا تھا پھولوں کی رائے میں بھی نہ ایک معمولی انکیڈنٹ تھا حوالے کا جواب یہ ہے کہ یہ کوئی سیرس کیس (Serious Case) نہیں تھا اور نہ اس واقعہ کے تعلق سے کوئی کارروائی کی گئی

حوالے کا جواب یہ ہے کہ اسکی تصدیق کرائی گئی اور نوٹس بھی نہیں دیئے گئے ہیں اس کے تعلق سے کوئی غلطی نہیں ہوئی اس لئے کسی مرتد کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی

شری سید حسن کا یہ سچ ہے کہ رکنا والے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ؟  
 کہا نہیں کیسے ہے نہ اس کا کہنا کہ اسکو لائسنس مارکر ڈھاندا ؟

شری ڈگمبر رائے دتو اگر واقعی ہڈی ٹوٹی ہے تو کربل دیہ دار کی عائد ہو سکتی ہے لیکن اس واقعہ سے متعلق یہ میرے پاس کوئی رپورٹس (Representation) ہے اور نہ اس کے متعلق کوئی کارروائی کی گئی

شری ام جیہا کھاسری یا اس کے پاس ڈرائیونگ لائسنس (Driving Licence) ہے ؟

شری ڈگمبر رائے دتو جب کوئی ایئر گاڑی چلانا ہے تو اس کے متعلق میں معلوم ہوا کہ اس کے پاس لائسنس ہوگا تاہم یہ کہ اس کے خلاف ایک ایک کیا جائے

سری ام چھا میں وہ ایکسٹ ہوا تو کی رفتار کا ہے ؟

سری ڈگمبر راؤ بندو اس کے بے توجہ کی صورت ہے

سری سید جس امریل مسرے میں عصاب کا ذکر کیا ہے وہ کس نے کی ہے ؟

سری ڈگمبر راؤ بندو عصاب ولس نے کی ہے

سری سید جس جس پولیس سے عصاب کی ہے اور خود بھی ولس آفسر ہیں  
وہ کس گورنمنٹ سے ہیں کہ اس کی کہ انہوں نے ۱۱ ماہوں میں ( Influence )  
۱ ماہ میں ۱۱

سری ڈگمبر راؤ بندو اے ڈس رائٹوں کا آر بی نا

سری ام چھا میں سوری رفتار کیا رہی تھی ؟

سری ڈگمبر راؤ بندو والک ( Traffic ) کے نقطہ پر کے عصاب  
میں عجلہ عجلہ راز کا نہیں کیا گیا ہے

سری کے ونکٹ رام راؤ (حاکم) ایکے حالات کارروائی دونوں ہمیں گئی ؟

سری ڈگمبر راؤ بندو میں نے کہا ہے کہ ماہرا ایکسٹ ( Minor accident )  
بہا اسیے کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوا

سری سید جس میں ایک اور سٹی سوری سوال ہے

مسٹر اسپیکر میں ہیں سچو کہ آگے سوالات میں کوئی اہم ہے

سری سید جس سوالات کی اہمیت و اومی وہ معلوم ہو سکی ہے سب انکی  
اہمیت کو سمجھ کر جواب دیا جائے

مسٹر اسپیکر آر بیل سر کا سوال کرنا چاہئے ہیں ؟

سری سید جس کتا جانے کے مسئلہ میں لیا ناراض اور عامان جس کے  
بانات بھی لئے گئے ہیں ؟

سری ڈگمبر راؤ بندو۔ اس کے لئے توجہ کی صورت ہے

#### Shifting of Sardar Pathasala

\*204 (84) *Shri M. Buchiah* Will the hon Minister for  
Excise, Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether it is a fact that a private school by name  
Sardar Pathasala located at the Bellampalli station since last  
four years on a site sanctioned by the Forest authorities has  
been asked to be shifted to some other place?



(b) Whether it is also a fact that a memorandum was submitted by the School authorities in this connection to the Minister for Excise Customs and Forests during his visit to Bellampalli?

(c) If so what action has been taken thereon?

مسٹر فار آکسائر، کسٹمز اینڈ فارسٹس (سری ریگا ریڈی) (الف) کا جواب ہے کہ ریمہ اندرون محصور ناٹور محل ریلوے اسٹیشن علم بی سردار اے سالہ ۱۹۳۸ سے قائم ہے جس ریمہ کو سرورہ جنگلاب نے عدالتی مساجر جنگلاب کو پرگ آروس کا پور قائم کرنے کے لیے کرایہ دیا تھا اور چھ ماہ داراں پورسے لے سندالتی صاحب مہندداری سے ریمہ حاصل کرنے کے لیے ریمہ لے کر لے لیے ہوس ہیں دیکھی لکنہ ٹورن سے عدالتی صاحب مساجر کے نام ہوس دیکھی ہے کہونکہ مساجر کا اس ایسی پرکوی جس ان ہیں رہا

(ب) کا جواب ہے ہاں جسے دور میں رہا اسی سے لے ایک درجواب ہوس کی بھی سر آ (۲) ہوا کر ریمہ میں ( ) اکر کا لہ ریمہ ہی سابل ہے اس رٹارٹ ولج قائم کرنے کی محور ہی اس میں مذکورہ کا ریمہ ہی سابل ہے (ج) کا جواب ہے کہ اس ریمہ کے سملہ ( ) اکر پر رہا اکلنی سے لے ناچار قبضہ کرنے کلس کی بھی جس کی مقاب کے لیے جاب جف مسر صاحب نے کلکٹر صاحب کو حکم دیا تھا لیکن ایسی مقببات کرنے روٹ وصول ہوس ہوس نہیں میں لے درجواب مذکورہ کلکٹر صاحب کو اندرون دو ماہ مقببات کرنے روٹ وفا کر کے کا حکم دیا دس کلکٹری سے عد مقببات (۲) اکر ریمہ محصور سے خارج کرنے کی رائے دی اراج کی کارروای ہو رہی ہے خارج ہو جائے و عدلہ مذکورہ کا سوال ہی نہیں رہا

### Corruption in Customs Department

\*205 (305) Shri Shrikari Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state

(a) Whether the Government is aware that there is much corruption in the Customs Department?

(b) If so what steps are being taken by the Government to eradicate such corruption?

سری ریگا ریڈی (الف) کا جواب ہے کہ حکومت کے علم میں ایسے کوئی مخصوص واقعات سرور نہیں لائے گئے ہیں اور یہ ایسے مقببات کے مروج ٹاپ کوئے کے لیے کوئی نوٹ اور عدالتی سرورزی مواد جس کہا گیا ایشہ سرورڈی مقببات پر مال مسومہ پراپڈ کرنے سے سملی وفا لہر آ حد گمام درجواب میں وصول ہوس رہی ہیں

لکن ان رجواصوں میں کسی ملازم کروڑگری کا نام رج جس تھا کے جلی رسوب حاصل کرنا مانا جانا ہے

(ب) کا جواب ۴ ہے کہ حسب ذیل ادارہ رائے اسداد رسوب سبائی و سر برائے نگرانی سد مات برآمدگی مال مسوعہ اجماڑ کے گئے ہیں

اسے سرمدی عامات و جہاں سے کہ اس قسم کی رورٹ وصول ہوئی ہیں کہ اسماعی اس اذ کی جا رہی ہیں رسد کروڑگری کے اور ان سعلہ و سرحد اطم صاحب کروڑگری اجانک دور کرنے ہیں

۲ ۱۱ مات و حوکات و لعاط رلد رند صحت کراں نام کڑھی ہے

۳ جن معات سے راندگی اس مسوعہ ۴ بیون حاود کی اطلاعی وصول ہوئی ہیں وہاں کے سعلہ اصحاب سررہ کا تبادلہ کر کے اظام کناگا ہے

شری سی ایچ و سنکٹ رام رائے اریس کے سلسلہ میں سے ۲ ج م کے آدیول کو طال کا کیا ؟

شری رنگا رائے کسی مطلق ا برطری کا کر سے جواب میں ہیں بلکہ جو اصل سوال وجھاگا تھا اوس کے جواب میں میں نے کہا کہ تبادلہ کر کے اظام کہا گیا ہے

### License Fee

\*206 (879) Shri Madhava Rao (Hadgaon) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether the farmers have to pay any fees to obtain licenses for keeping stocks of grains?

(b) Whether the farmers who have license are forced to give 60% of their gain as levy to the Government?

مسٹر ہاراکر کلچر اینڈ سلائی (ڈاکٹر سارائی) (اے) میں (ب) میں

شری کے بل و صمپا رائے کیا ۴ صبح میں کہ ایک طرف نوکسکاروں کو اسے نسسی حاصل کرنے کے لئے گرد و راجھوڑ کر رہے ہیں اور دوسری طرف (ب) دست لوی دینے کے لئے بھی مجھوڑنا جا رہا ہے ؟

ڈاکٹر سارائی میں معانات سے میں ہاں سے میں ہاں سے میں آئی ہیں میں نے دریافت کی ہے اس کے روک ہام کے لئے آرڈرں جاری کیے ہیں لیکن ارسوب کوئی اسے آرڈرں میں دے گئے

شری بلدم واسدو (گھول) دو سے آئریل مسرن سے اے جواب میں کہو کہ کچھ و سب سے ہیں لیکن بریل میں فار اڈر کلکٹر اے سولات کے جوابات میں صرف جی ہاں نا جی نہیں کہنا کرتے ہیں اسکا وعدہ ہے ؟

مسٹر اسپیکر اگر جواب اسی نوعیت کا ہو تو ہر کسٹمر کے ؟

شری جی ہنسب راؤ کم از کم جی میں کہنے کے اسباب تو مانا چاہے  
شری رکیا جی راؤ جن کسٹمر کے لئے اس طرح کے لائسنس حاصل کیے تھے کیا  
اون کی مس واپس کر دینگے ؟

مسٹر اسپیکر ۴ سوال بنا میں ہوا

ڈاکٹر چارلٹی کیا آئریل میں اس کی مس کے بارے میں فرما رہے ہیں  
اگر کوئی کس میں مسئلہ سر سے علم میں لا چاہے تو میں دریافت کروں گا

شری بی ڈی ڈاسنگ (ہو کر دن عام) جی اسکا کسٹمر کو لائسنس جی  
حاصل کرنے پر مجبور کیا جانا ہے اور (۶) پوسٹ کرا میں بھی گورنمنٹ وصول کریں  
کیا اس کا علم آئریل میں ہو گا ؟

ڈاکٹر چارلٹی جی اسکا کہ میں نے عرض کیا ہے اسے آرڈر جاری میں ہوئے  
اگر کوئی انڈیویدل کس ( Individual Case ) آئریل میں سے پاسے  
لائی تو میں دیکھوں گا

شری بی ڈی ڈاسنگ کیا ۴ صحیح ہے کہ ( ) میں اسکا رکھے والے  
کسٹمر کے لئے لائسنس لینے کے لئے کلکٹر سے خاص طور پر احکامات جاری  
کیے گئے ہیں ؟

ڈاکٹر چارلٹی جی نہ سیکرٹری سے نہ کلکٹر سے اسے احکامات جاری ہوئے ہیں  
شری کے ونکٹ رام راؤ اور گاڈ بکر (گورانی) کیا ۴ صحیح ہیں کہ عدلتہ سلوڈ  
اور گ آزاد اور برہمی ویش سے ( ۶ ) ہزار کا رقم جمع ہوئی ہے ؟

ڈاکٹر چارلٹی جی عدلتہ واری منگرس تو میرے پاس میں اس وقت نہیں ہیں لیکن اسکا  
کہہ سکتا ہوں کہ کافی رقم جمع ہوئی ہے

شری داسی شیگر (عادل آباد) غلط طور پر لائسنس اسنو ( Issue )  
کیے گئے، اس کی ذمہ داری کس پر ہے ؟

ڈاکٹر چارلٹی جی اگر غلط طور پر لائسنس کسی کی جانب سے اجرا ہوئے ہیں  
تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا

شری داسی سنگھ چونکہ ان حکایات کی وجہ سے غلط فہمی پدا ہو رہی ہے اسلئے کہ دوبار کوئی احکام جاری کیے جا سکتے ؟

ڈاکٹر حارثی میں نے اس سلسلہ میں ایک ڈی او بھی ڈسٹرکٹ کلکٹروں کو جاری کیا ہے جس میں وہی طور و صراحت کی ہے خاصہ ڈی او ایک آرڈر میں آج اور اس کو بھی لاگا ہے

شری کے بی و مہاراجہ بھٹہ پانویسہ میں لوگوں کو لیسس لئے کے لئے جو کہ گیا ہے وہ جس سلسلہ میں لیسس امر بھی کیے گئے اس سلسلہ میں درخواستیں بھی دی گئی ہیں لیکن کا وجہ ہے کہ اب تک لیسس کی فیس اس میں نہیں کی گئی ؟

ڈاکٹر حارثی اسی درخواستوں میں سے نام ہیں ان میں لیسس کا ڈیوٹی اسے میں سپروں نے لیسس حاصل کیے بعد عملہ کا اسٹاک کا ہے

شری داسی سنگھ چونکہ احکامات جاری کرنے کے تاویح غلط فہمی پدا ہو رہی ہے کہ آرڈر میں دوبار اس سلسلہ میں احکامات جاری فرما سکتے ؟

ڈاکٹر حارثی میں نے کافی وضاحت سے عرض کیا ہے کہ بعض ڈیوٹی لیسس کے پاس اپنا دیا حلالے ہیں اس طرف غالباً آرڈر میں سے دوچہ میں دی میں سمجھا ہوں کہ ان وجہ سے غلط فہمی ہو رہی ہے

شری انکوش راؤ ونکٹ راؤ (پروڈ) جن کا کارڈ کو غلط فہمی کی بنا لیسس دے گئے ہیں گا اور کو کانسل (Cancel) کرنے کے لئے احکام دے جا سکتے ؟

*What is the present procedure for those who have taken licences by mistake to get them cancelled and to get out of the difficulty of giving the Government 50 per cent of their stock?*

*Dr Chenna Reddy* They can submit their applications, but these should not be a regular campaign

#### *Collection of Levy*

\*207 (894) *Shri Bhagwan Rao Gopal Rao* (Basmath General) Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether Government are aware of the orders issued by the Tahsildar Basmath, district Parbhani to the Gardawars to collect compulsory levy of Jawar from the cultivators of Basmath taluq?

(b) Whether it is a fact that the Gurdawars collected Jawar by force and with repression from the cultivators of Jawar (Joad) Kurunda Kawsaha and Gondu villages?

(c) Whether it is also a fact that the Tahsildar of Basmath repressed the peasants of Kurunda village in Basmath taluq in the third week of February 1953?

(d) If so, what action have the Government taken in this regard?

(e) Whether any orders have been issued by the Supply Department to return to the poor peasants the Jawar collected towards the levy?

( Issue ) داکٹر جارجی اے میں اس قسم کے ریڈوں اسو ( Issue )  
میں کیے گئے ہیں

ی افسی میں

ڈی ۹ سوال پندا میں ہوا

ای اس قسم کے آرڈرز جاری کرنے کی ضرورت میں ہے

شریحی قسمی سوال پندا کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے ؟

Not Answered (Laughter)

### Minimum Wages Act

\*208 (848) *Shri L K Shroff (Raichur)* Will the hon Minister for Industries and Labour be pleased to state

(a) The categories of employment in the schedule to the Minimum Wages Act for which the Minimum Wages Committees have been constituted?

(b) When are the reports of these Committees required to be submitted to the Government?

(c) The last date fixed for enforcing the wages as fixed by the Government of India?

(d) What action has been taken by the Government to see that the Minimum Wages for all the categories of employment referred to above are enforced within that date?

مینیسٹر فار انڈسٹریز اینڈ لیبر (سری بیگاندرام بیگانکار) --- بھائی پر کون سا ایکٹ لگا رہا ہے وہ کون سا ایکٹ (Minimum Wages Act) لگا رہا ہے؟

- 1 Rice, Flour & Dal Mills
- 2 Oil Mills
- 3 Local Authorities
- 4 Public Motor Transport
- 5 Stone Breaking & Stone Crushing
- 6 Road Construction and Building Operations
- 7 Button Factories
- 8 Agriculture

(बी) बिस्केट बिस्केट कमेटी मुकरर की यकी है। केकिन बदबिस्केट से बह मपनी रिपोर्ट कब देछ करे बिस्केट बिस्केट कमेटी टासीम डिपच गही की यकी है।

(डी) मने बिस्केट कमेटी का क्लासीफिकेशन ( Classification ) बिस्केट मुकरर से मकर १ से तक के बिस्केट ११ मार्च १९५१ का बिस्केट विनिमय वेजेस बिस्केट कमेटी के बिस्केट मुकरर किया गया है और अधिकतर बिस्केट वेजेस के बिस्केट ११ बिस्केट १९५१ का बिस्केट मुकरर किया गया है और विनिमय वेजेस कमेटी की रिपोर्ट कब तक हुगारे पाठ गही यकी है। रिपोर्ट कमेटी मुकरर कमेटी के बारे में कमेटी को बिस्केट गया है।

*Sri L. K. Shroff* Is the Government aware of the uneasiness felt by the labour for nonfixation of minimum wages for such a long time?

की बिस्केट बिस्केट बिस्केट — बिस्केट के बिस्केट है। बिस्केट बिस्केट कमेटी का बिस्केट गया है। बिस्केट बिस्केट है कि बिस्केट रिपोर्ट बिस्केट और बिस्केट बिस्केट बिस्केट बिस्केट।

### Unstarred Questions and Answers

#### *Enquiry on Police Firing*

\*200 (331) *Shri G. Rajmalhu (Laxetpet—Reserved)*  
Will the hon Minister for Home be pleased to state

The result of enquiry on the police firing subsequent to students agitation which took place in the month of September 1952?

*Shri Dugambar Rao Bhandu* Government have decided to publish the Report of Justice P J Reddy regarding the disturbance in the Hyderabad City in September 1952. The Report is under print.

*Taluqa Supply Committee*

69 (16) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) The number of members on all the Taluqa Supply Committees of Karimnagar district?

(b) The number of Congress party members nominated on the above Committees

*Dr Chenna Reddy* (a) There are in all 96 members on the Taluqa Supply Committees of Karimnagar District at the rate of 12 per taluq

(b) As the nomination of non official members of the District or Taluqa Supply Committees is not done on party basis, it is not possible to give the number of members of any particular party nominated on these Committees

*Water Scarcity*

70 (17 A) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that there is acute water scarcity in Karimnagar Jagthal and a part of Sirsilla taluqs of Karimnagar district?

(b) Whether it is also a fact that there is acute scarcity of drinking water in the aforesaid taluqs?

*Dr Chenna Reddy* (a) The scarcity is not acute

(b) No

*Failure of Crops*

71 (17 B) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether it is a fact that all crops except Jawar failed in Karimnagar Jagthal and a part of Sirsilla taluqs due to lack of rains?

(b) Whether reports have been submitted by the local officers and if so what are their contents?

(c) Whether any representation was made to the Government to exempt the above taluqs from levy?

(d) If so what action has been taken thereon?

*Dr Chenna Reddy (a) No \**

(b) Yes, the reports from the district show that the rains from both the monsoons were inadequate untimely and hence not favourable. The yield of Jawara however was better than other crops. Abi Paddy was also not as fair as Jawar.

(c) No

(d) This does not arise

#### Business of the House

*Mr Speaker* There is an adjournment motion given notice of by Shri Maqdoom Mohuiddin

سری محمدوم محی الدین مسر اسپیکر میں نے ایک حرکت الٹا جس کے  
کیا مجھے انکو پس کرنے کی اجازت ہے ؟

*Mr Speaker* I shall read out Rule No 102 of the Assembly Rules

(1) The Speaker if he gives consent under Rule 99 and holds that the matter proposed to be discussed is in order shall after the questions and before the list of business is entered upon call the member concerned who shall rise in his place and ask for leave to move the adjournment of the Assembly

Provided that where the Speaker has refused his consent under rule 99 or is of opinion that the matter proposed to be discussed is not an order he may if he thinks it necessary read the notice of motion and state the reasons for refusing consent or holding the motion as not being in order

I shall now read out the adjournment motion given notice of by Shri Maqdoom Mohuiddin —

I, hereby give notice of my intention to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance namely —

- 1 On 22nd March 1958 at 4 p m about twenty (20) Congress people armed with lathies including a police constable, in Mufti dress came to village Boorgu Gadda, allegedly on behalf of Huzurnagar Taluqa Congress Secretary by name Shevri Reddy obviously with pre-planned intention of persecuting the P D F workers



These people along with the Patwarī Venkat Narayana and Patel Laxshmi Narayan, paraded the village with provocative slogans against the P D F and at the same time searching for the workers of P D F they caught hold of Minnu and took him out of village some of the villagers went with them to get Minnu released. When the hooligans saw that they cannot persecute Minnu due to people Malliah, the constable in Mufti dress was sent to the Police Station Mouse Huzurnagar Circle, Sub-Inspector and 15 (fifteen) constables appeared on the spot along with H S R P Commandant. The hooligans and the Police combinedly beat Minnu very harshly lathes and rifle butts with the result Minnu sustained grievous wounds on head abdomen and knees etc. He bled profusely and got drenched in blood. He is now in hospital. The incident did not end there. But further the Police and the goondas, beat severely Somu Kankiah, Appaiah Ramulu, Chandriah, Nagiah Kotiah Ramiah and many others including two women Ansuria and Iswamma, who were also unsuccessfully attempted to be raped. They looted the house of Vadala Narayana, a P D F worker. The whole area is wrapped up in terror due to this hooligan activities. The terror and Police excess still continues. This is a common phenomenon in Huzurnagar taluq since the bye-elections and there was redress despite representations to the Government on various occasions.

به الأحرار كمت موس آنا ع

Here I want to mention the general principles governing adjournment motion.

There are three or four occasions when Members of the Legislature get full opportunity to criticise freely the administrative policies of the Government. The first opportunity is afforded when they discuss the Address of the Rajpramukh. The second opportunity occurs at the time of the general discussion on the Budget. The third opportunity is afforded during the discussion and voting of Demands. Thus, the Mem

bers get ample opportunity to raise a debate on a matter of public importance without asking for the adjournment of the ordinary business of the House. The object of an Adjournment motion is to get an opportunity to raise a debate on grave and serious matters which cannot otherwise be immediately and effectively dealt with. Therefore Motions for Adjournment under Rule 100 during the Budget Session can be justifiably refused on the ground that the ordinary Parliamentary opportunity to discuss such matters would occur shortly or in time. The Adjournment Motions have been refused in the House of Commons on the above ground. At page 852 of *May's Parliamentary Practice* 16th Edition it has been stated that the motion has been refused when an ordinary parliamentary opportunity will occur shortly or in time. Of course if *prima facie* the matter is urgent there is no doubt that it can be allowed. It has been stated in the motion that the incident took place on the 22nd March 1958 but still I do not refuse permission on the ground that there is delay but the fact is that in the House of Commons the motion has been refused when an ordinary parliamentary opportunity will occur shortly or in time. We are going to discuss the grants for supplementary demands tomorrow and day after tomorrow and on the successive days and this matter can very well be discussed at that time. I feel that we should not utilise this time especially when the day has been allotted for non official business for discussing the matter. I shall here also quote the ruling of the Speaker of the Indian Parliament on the subject of adjournment motions —

The matter was undoubtedly definite and one of importance. I had however doubts about its urgency as understood in the cases of adjournment motions in view of the opportunities which hon. Members were going to have in a short time to discuss this matter if otherwise a timetable on the Demands for Grants due to come up soon before the House. The Members would also have a further chance of discussing the matter if admissible on the Appropriation Bill as also on the Finance Bill.

or at the time when the demands are put to vote

For all the reasons stated above I do not think it admissible to grant permission for and allow this adjournment motion.







سراسر ہی خاک کی لمبی طرح قانون مرزا کے دفعہ (۲) ہی میں ان کے  
 سلسلے میں معرینہ گو کہ اگر کھلے کے فی چہروں میں کی ہے۔ فی اسوں کی حالت  
 نا کھلے کے کی صورت کو کہی ہے۔ رکی آسوں کرنے ہو انسی صورت میں مذکور  
 دفعہ کی وجہ سے ماہد کی برا نا ایک ہزار روپہ حرامہ نا دوون سراسر دیئے جاسکتی  
 ہیں ان قوانین کی موجودگی میں میں میں سمجھا کہ کمون ایک علیحدہ قانون بطور  
 کرنے کی صورت میں کی جاری ہے۔ وہو وفعوا کے رہنے سے معلوم ہو رہا ہے  
 کہ نہ سمجھا گیا ہے کہ اس وقت اس کا کوئی قانون جہاں نافذ ہیں ہے۔ اسکی وجہ سے  
 حاکم سبڈی او سراسر مجھے کے لئے نہیں بل کی ہے او اسکو روکنے کے ہے سراسر  
 معزز کرنے کی صورت ہے اگر ارسال سبڈی کا ہے اسے کہ یہ وہ سراسر کافی ہیں  
 بلکہ اس سے رہا سراسر ہوئی چاہے وہ اس کے لئے ایک حدنا بل کی صورت میں ہے  
 بلکہ موجود قانون میں ازدواج آئے لئے م لای جا سکتی ہے لیکن ایسا نہیں کیا  
 جا رہا ہے میں سمجھا ہوں کہ موجودہ سراسر جو معزز ہے وہ کافی ہے اس قانون کی  
 خلاف ورزی کی صورت میں اگر عدالتوں سے بدلہ لیا دن کی بھی سراسر دھامے و نہ حشر  
 قطعاً بند ہو جائیگی حالات کے لحاظ سے لیون مرزا میں عدالتوں کو لہ از گیری حاصل ہے  
 عدالتوں کے لئے یہ لازمی ہیں کہ جو ماہد کی نا ایک ہزار روپہ حرامہ کی نا دوون  
 سراسر دھامے عام طور پر ہونا ہے کہ جب پہلی مرتبہ ارتکاب حرم کیا جاتا ہے  
 تو دو بار دن کی رات دھامے سے نا دن پانچ روپہ حرامہ کیا جاتا ہے اگر ارسال میں  
 یہ چاہے ہیں کہ اس سے بڑھ کر سراسر معزز ہوئی چاہے تو موجودہ قانون میں موسم  
 لاسکتے ہیں لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ موجودہ قانون میں کافی برا کی گنجائش  
 رکھی گئی ہے اس لئے اس میں رسم کی صورت میں ایک ہی فعل کی پابندی معزز  
 اور قانون جسے الامر سبڈی قانون آنگاری وغیرہ کے تحت مختلف سراسر معزز ہیں تو عدالتوں  
 کو اس کا احبار ہے کہ کسی ایک ماہد کے تحت سراسر دن یا دن میں ملتی ہے  
 پانچ سو روپہ حرامہ نا دوون کی اسے جو ماہد کی نا ایک ہزار روپہ حرامہ کی  
 سراسر دن ایسی صورت میں میں میں سمجھا کہ قانون آنگاری نا قانون معزز کو  
 طر انداز کرنے اس میں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے ایک دوسرا قانون معزز  
 ہے میں اس سے اس کے بعد ارسال میں خود محسوس کرتے کہ اس بل کی صورت  
 میں ہے اور وہ حد اس کو وہ ڈرا (Withdraw) کر لے گئے میں خاؤں  
 سے نہ خواہیں کرنا ہوں کہ اگر ارسال میں سراسر زاپا روپوں میں وہ ڈرا نہ کریں اسے  
 نا طور کر دنا چاہئے

ಶ್ರೀ ۱۰۰

ಅಧیಕ್ಷک

ಶ್ರీ ۱۰۰  
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥  
 श्री १००  
 श्री १००



*Shri R P Deshmukh* I beg to move

That the following be added at the end of the Resolution namely

(d) Appointment of a Boundary Commission immediately to settle the boundaries of the proposed Linguistic States

(e) Inclusion of Bombay City in Samyuktha Maharashtra

*Mr Speaker* Motion moved

That the following be added at the end of the Resolution namely

(d) Appointment of a Boundary Commission immediately to settle the boundaries of the proposed Linguistic States

(e) Inclusion of Bombay City in Samyuktha Maharashtra

*Shri V D Deshpande* I beg to move

That in line five of paragraph one for the word social the word socio economic be substituted

That in Clause (c) the words 'and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State' be omitted and 'be added,

That the following new clause namely

(d) Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State' be added at the end

*Mr Speaker* Motion moved

That in line five of paragraph one for the word social the word socio economic be substituted

That in Clause (c) the words 'and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State' be omitted and 'be added,



That the following new clause, namely

(d) Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State " be added at the end

*Shri Vajjan Rao Deshmukh* (Mominabad General) Sir I beg to move

That in clause (b) the words and culture be omitted

That in line six of paragraph one the words 'and culture' be omitted

*Mr Speaker* Motion moved

That in clause (b) the words and culture be omitted

That in line six of paragraph one the words 'and culture' be omitted "

*Shri Andanappa* (Kushtagi) The amendment I have given notice of is the same as the one moved by *Shri R. P. Deshmukh*. As such I do not want to move my amendment

*Mr Speaker* Now all these amendments are moved. We shall have general discussion.

*Shri K. Venkat Ram Rao* I accept all the amendments

*Shri V. D. Deshpande* The only difference is sub clauses (d) and (e) as per the amendment of *Shri R. P. Deshmukh* have to be re-numbered as (e) and (f) as according to my amendment, (d) will be

'Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State

*Mr Speaker* Yes. That will be done by the office.

Just a word. We shall adjourn today from 5 to 5.30 p.m. as a hon. member has already complained that tea time is over.

श्री वामनराव देशमुख —सभ्यता महाराज हृषिकेशचन्द्रा बलदेव्या अल्पत विद्वात्प्राया  
मल्लो नो महाभारत प्रारम्भनया वाहे श्री वाच समानह्युक्त गीतरत्नादी विवकी मरुता वाहे भाषि  
व्यास पाणिना देव्यादादी भीष्मया वाहे





फरवरी १८ कोटीचे मासिक होते पत्र मुद्रागतरी से मासिक बनेक कोटीची बरके मुद्रागतरीय महासंस्थाच्या घेतकरी मनुष्याच्या अनावर त्यांना १ कोटी रुपय तथा सात्ता म्हणून सुवागाचीटी बाटणे की काद भाषावार प्रारंभना काली तर आपरया महासंस्थाच्या घेतकरी मनुष्याच्या रकतावर बाटता वेगार नाही व मुंबबीवर पिळगाराची छत्ता घाहवार नाही म्हणून ते या प्रस्ताका विरोध करतात

आपल्या हेरराजाराच्या विनाअदाबहूक सत्ता विस्वात आहे कारण माय व तिजबच्या वेपारर बसवारी भोक आहे त्यावेच अडवार त्यावेच आस्थासन नी त्याच्या पुढ ठवनेके आहेत तेव्हा ते आपावार प्रारंभनेना व एकप्रमुखाची प्रया नष्ट करण्याका पाठिबा वेतीस अखरे भोलून नी धमागुहाका विनति करतो की त्यानी हा ठराव समत करावा

श्री एलमसाळ कोटेशा —स्वीकर घर आज जो दोन ऑफिशियल रेवोल्यूशन (प्रस्ताव) हमारे हाथस के समने माया है कुसनी मुसामिषत करने के किये में अ पक्षित हुमा हू म मागता हू कि यह प्रथम कापी महत्वका है और आज हिंदुस्थान में किसपर विवाह चल रहा है और कोरेस जसे बक सत्ता में भी किस प्रथम पर दो राय है लेकिन अभी हालही में जो कोरेस का अधिवेशन है परराज्य में हुआ अमुने किस प्रथम पर कापी विचारविनिमय हुआ कापी अमुने विचार कोपोने प्रवर्धित किये और कापी संकेपविचार के बाव कथित एक गतीय पर आनी

में मानता हू कि कटापी अधिवेशन ने समय कावेस में लोक प्रस्तावना पेश किया था और कहा था कि प्रती का जो पुनर निर्माण होना अत सम भाषाको के निहूक से विचार विवा आगता और पुननिर्माण के समय माया का निहूक रखा जायेगा लेकिन कटापी अधिवेशन ने बाव परिस्थिति कापी बरक वर्षी है यह आप जानते ही है हिंदुस्थान से अग्रम लोग निकल गये यह सबसे बका परिबहन गटापी अधिवेशन के बाव हुआ है दुसरे बाव प्रथम ने हमारे देश में अपना घर अम अमुना हिंदुस्थान भर दे और अय स्टेटो से भी किमाकुत बावे कि भाषावार प्रारंभना का जो सवाल है अमुपर विचार करना चाहिये और यह भी विचार रखा गया कि असेम्बली में आगम नरके यह सवाल हूक किया जाय

अभी जो हमारे समने हिंदुस्थान में कापी महत्व के सवाल है अथ का सवाल हू कपने का सवाल है कासकारो का सवाल है अमीन का सवाल है और ये सारे अहम सवाल हूक करने के किये हिंदुस्थान सरकार के एक पञ्चायिक योजना समार की है आज हमारे समने यह सवाल है कि पहले हम कौनसा सवाल स और हमारा एक कौमरो सवाल पर केरिष होना चाहियेक्या रोटी के सवाल पर हमारा ध्यान ज्यादा होना चाहिये स व प्रालेम(Land Problem)या और कपवा शिक्षा आदि जो अहम सवाल है जो देश की जनजी म अल्पत महत्व रखते है अमुनी तरह स्थान विवा आय अपना लक्ष पहले केरिष किया जाय या भाषावार प्रारंभना का विचार पहले किया जाय किस पर कोरेस ने बहुत विचार किया है और यह एक किया है कि पहले हम अग्रना सवाल हूक करेगे कपने का सवाल हूक करेगे अब एक यह मूसमूल सवाल हूक नहीं होते है और अथ एक दूरे हिंदुस्थान में अकडा नहीं जाती ठक एक यह भाषावार प्रारंभना का सवाल नहीं किया था एकटा और विरके एक एक ठीक तरह से हूक नहीं किया था सवाल

यह कहा गया है कि जबतक यह बिनाब (गान) पान मायावार प्रातरचना की जो बिनाब है वह पूरी नहीं होती है जबतक मुम्ब की अधिनि नहीं हो सकती है यह कहा गया कि जबतक जिस तरह उपाय हल नहीं होता तो कुछ प्रातकी सीधाक बन्धुलपमेट (घाभाभिक प्रवति) विधानमिभन बन्धुलपमेट (भाभिक प्रवति) नहीं हो सकती है लेकिन यह क्माक गणत है मैं आपके सामने यह बात रचना चाहता हू कि आज राजस्थान यह स्टेट लोक बेंसा स्टेट है जहा अक ही भाषा बोली जाती है खुली तरह यू पी में भी अक ही भाषा बोली जाती है तो मैं पूछता चाहता हू कि क्या राजस्थान या यू पी का विधान कबकी के विधान से ज्यादा सुधी है ? खुली तरह द्वाभनकीर या कोचीन में मिलती विभिन्निभ्युवक बन्धुलपमेट दुमी है (अभिकिगत प्रवति) सुतनी क्या राजस्थान या यू पी में दुमी है ? तो मैं यह कहना चाहता हू जो स्टेट मरिट निगमक (बहुभागी प्रवेध) होते हैं उनकी विभिन्निभ्युवक बन्धुलपमेट अक भाषा बोलनवाले स्टेट से क्पाया होती है अक दूसरे के दीविपिवाब से लोक दूसरे को कानी मकल होती है और असे स्तुी में कहा से भेगो का सुपिठकोन भी विद्याल होता है मेरे यहां सवि क्माटिणी लोक मिर है तो मैं अपने क्माकाल समझने की कोषिध कम्मा और यह भी मेरे क्माकाल समझन की कोषिध करने विद्यतरह दोनों भी लोकदूसरे को समझने की कोषिध करेगे

फिर यह भी कहा गया कि ये जो पचवाभिक योजना है जिसमें जो प्रॉजेक्ट बननेवाले हैं मुम्बसे भी बगला में अदलीन बनेगा असे मदिक्कोडा प्रॉजेक्ट के बारे में कहागया है कि यह प्रॉजेक्ट बांध में बननेवाला है तो जिससे बांध और कनाटन के लोगों के बीच में अदलीन पैदा होगा लेकिन यह खरी नहीं है मैं पूछना चाहता हू कि जैसे दुर्गा का प्रॉजेक्ट असा की प्लान है मराठवाडा में बनना है और यदि मुम्बसे से बीच निगलेक्ट (इलीक्ट) होता है तो मुझे मुम्बसे खुशी नहीं होगी न दोषा; कि मुम्बसे से बीच को फायदा मिले मैं तो यह कहागया की बीच के किये भी प्रॉजेक्ट हो तो यह कहना गला है कि स्टेटो में अदलीन पैलेगा

मैं यह कहना चाहता हू कि यह उपाय कानी बेबीदा है और मुसकिम है दूसरे जो बहुत सवाल है पहले सुहे हल कजा के बाद फिर जिसको बिना जा सकता है हमारे हिदुस्थान के लोगों में कुछ दोष है

हमारे नेता मागते हैं कि बाब यदि यह सवाल खुलना बाय तो हमारे यहां बहुत सगले होने बाब ही हल देक रहे हैं कि जहा बांध स्टेट अकल बनने जा रहा है मराठ के किये मराठा दुक हो गया है कि मराठ कहा बाय बांध बीच चाहते है मराठ बांध में जा बाय और तामिळिन्न कोन मराठ सुन्ने केने के किये तैयार नहीं है खुली तरह अहमदर खुसत महाराष्ट्र का सवाल मानेवा तो कबकी के दिव हागक दुक होने खुली तरह वाले अककर कककता के दिव भी हागक दुक होये तो बाब यदि यह सवाल खुलते हैं तो ये असे सवाल है विगसे सगले पैदा होने का कर है

मैं कहना चाहता हू कि बेजगज में भागन कहते हुये भी सकरटाक मोरे ने कहा कि डॉक्टर के जो कुछ विलेजेन (वेहाड) है सुन्ने कावेध में बाकला चाहिये और कानी हिंसा कबकी बिनाके में आना चाहिये और यदि यह भाषावार प्रत रचना न होगी तो उस्तपल होगा और उस्तपलित अति होगी और भाषावार प्रातरचना ही कर ही रहेगी अवर बाप भिसतरह उस्तपल से भाषाव

प्राप्त करना चाहते हैं तो हम मुझे किम तयार नहीं है और वैसी भाषावार प्राररचना हमको नहीं चाहिए हा अगर घाति के साथ भाषावार प्राररचना आनेवाले हैं तो हम मुझे मान ले किम तयार है लेकिन किम नें जल्दी करना नहीं चाहते है अगर किमने जरफवाची हुमी तो यह डेट किम जस्ट काजीन बोपडिंग पेडा बोक्स (Just like opening podia box) जनी हम कुछे यह जवाब हल करने के किम तयार नहीं है हम यह के बखसोरेमेंट (Experiment) के तीर पर बांध स्ट बलावर यह वैकना चाहते है कि यह किम तयार चलता है और पकिम वेहकने यह सोचने बखिरेयान के समय यह धाना तीर पर बहा था कि जबतक बांध स्ट स्टपकाजीन (स्पर) नहीं होता तब तब हम किम तयार को जुडाना नहीं चाहते हम भाषावार प्राररचना करते बोसा स्वीकारन के किमे दीवार नहीं है पकिम नहुकन यह कोकिम की कि हम सब जब जवह डेटवर किम तयार पर बोसे लेकिन किम समय जब आप किम तयार हल करते है किम तयार पेडा बोक्स ( Podia box ) में घाप और किम तयार ही किम तयार और बांध पकिम भाषावार प्राररचना करते है तो किम तयार का किमे त कनचोर होगा जेसा कर है तो किम तयार वैक का किमे त कनचोर हान का कर है। वैसी भाषावार प्राररचना हम नहीं करना चाहते है

हमारे कम्प्यूटर भाषी तो वैसी भाषा चल रहे है किम तयार के यह बोक्स मुके और मुसने से घाप किम तयार निकल कर किम तयार की कनचोर करे हाकि किम तयार की कनचोरी की बहू से यह आयागीसे देव (काल) बन जकेना किम तयार भाई देव बने था और कुल बने लेकिन बांध तो हुमे कम्प्यूनेकिम तयार का ही जवाब कर है और बांध स्टेडो में कम्प्यूनेकिम तयार ने अपना सिर जुडाना है और अगर बांध भाषावार प्राररचना होती है तो वे जवाब बलवान होंग बांध भारतीय बंधनय राजराज्य परिवर किम तयारका भाषि बांधिय सतपाय देव ने अपना कान कर रही है किम तयार अगर देवमें मोषा किम तयार तो हमारा देव भारतीय बांधियो के हाथों में बरबाद होगा हुमे मुक देव बनने का जवाब कर नहीं है लेकिन भारतीयता नहीं बजनी चाहिने किम तयार बांध के हाकाथ में भाषावार प्राररचना करना ठीक नहीं होगा

श्री दरदाज देवमुक —अध्यक्ष महाराज बांध कायमे मरठानुडे जेना सगतालीय सगतायने भाषावार प्राप्त करनेका ठ ठान माकना भाई भाषि तयारा की जेक बुपस बना किम तयार भाई मराठ-भाषा हा मराठीका भाषिपीठ भाई मराठनाभाषी जेक बांध परररा चलत भाषोकी भाई मराठी या सगतायान मराठनाका हा सभ जाला भाई सगुनमहापद्वारी पीठनवात भाषाका कप बयापी सगतायत भोज किम तयार अधिक किम तयार जोकन बांध केकेना महाराष्ट्र जनी भाषाका करता वैसीन

कोसेकना हा भविष्यत यह देव मुसने की आम्नीन ही मागणी केवी होती सगुनमहापद्वारी मागणी बनतेकी मागणी भाई सभा कोसेक सगतायने सगतायने भाई की महाराष्ट्रपी मागणी बांधकाजनी ननुन तीरी जेक पूरपरररा बांधत भाषोकी भाई भाषि तयारे विवादीय विवाजी महाराष्ट्राजी केकेने भाई तो तयारे वेकेका सगतायनिकर केकेना भुजानगीका परिभाषा भाई बांध आम्नी किम तयारणी निरुधका रीतीने कायवेनबकापुडे कान् किम तयार तो वेकी समय राजराजगी कोकाका किम तयार किम तयार की मराठ किम तयार वेकेका महाराष्ट्र जनी बांधाष्ट्र मुसने बांध की भाषाका भाई ही विवाजी महाराष्ट्राका मराठनाचुन बांधत भाषोकी भाई तयारे मागतायनिका सगतायत सगतायने मुसने मराठी बांधाष्ट्र मराठी सगुन मागने कोक



उत्प्रेषण की वृत्तिका किसी काहे की ही की बाबुबरी कमिशन (Boundry Commission) नेमा आणि मुंबवीसह समुक्त महाराष्ट्र निर्माण करा पत्र सरकार त्याचा तयार नाही मला सांगायला आहे की मद्रास कायदेमंडळातही हाचुलमचुल असाय उराने पात्र झाला होता की एक बाबुबरी कमिशन तयार व मद्रासावर प्रारंभना करावी महाराष्ट्राची ही मागणी आहे ती जाणची नव्हे तर जनतेची मागणी आहे आणि ती जनतेच्या अंत करणाऱ्या निर्माण झाली आहे ती तुम्ही बाबतू कळणार नाही आणि जर बाबतूच्याच प्रत्येक ठर ही निश्चितपणे झाली की महा-  
 रष्ट्राचा घटकरी आणि कामगार त्यासाठी लडा वेळील १९३१ साली मद्रासाची (मद्रासी लोक-  
 याचाची) संख्या ७५८ होती आणि समुक्त महाराष्ट्रात येणाऱ्या मद्रासी संख्या यणे प्रमाणे  
 होती लोक ५१८ गोणे ९९० वेळ ११५६३ मद्रासाचा ५ १५ आणि  
 महाराष्ट्र (मध्यमात आणि मद्रास) ७२ येम्हा मद्रास प्रमाणे जर महाराष्ट्र स्थापन झाला  
 तर लोक संख्या जेकडर ३ १३५ होतील

मागील वी सुचना आहे की मुंबवीसह महाराष्ट्र निर्माण करण्यासंबंधी आहे आणि मला सांगायला आहे की तो निर्माण कायदाधिनय राहणार नाही नाही सुप्रसन्न वृत्तीचे लोक म्हणतात की मुंबवीचा अर्थ प्राप्त बनवा पत्र मुंबवी सहाय्य राहणारा लोकून मद्रासी लोकनापाची संख्या पाहिली म्हणून ते कावे उलय आहे ? हे तुम्हाला विदुन येथील मुंबवी सहाय्य १९३१ च्या विर-  
 मणती प्रमाणे ५ टक्के मद्रासी लोकगारे लोक आहेत आणि सुप्रसन्न ६२ टक्के मद्रासी लोकगारे लोक होते १९५१ च्या विरमणतीप्रमाणे मुंबवीची लोकून लोकवस्ती १७५१ होती त्या वेळी ९१६ मद्रासी लोकनापाची संख्या होती १९५५ साली वेळ ५२५२५ होती ती संख्या १३ आसावर पाठी म्हणून मुंबवी हा महाराष्ट्राचा भाग व समकाल एक कमिशनच्या प्राप्त बनवा असे म्हणणे किती लोकणे आहे हे विदुन येते आणि मद्रासी मद्रासी च्या लोकांची आहे ती कधीही पूर्व होणार नाही मुंबवीला जायचे वैभव प्राप्त करून देण्याचे येय कोणाला आहे हेच महाराष्ट्री मागी आणि बहुतेक महाराष्ट्रातील घटकरी कामगार वर्गाचे पात्रविषय काम करून जायते पत्र घाबरे म्हणून जाय मुंबवीला वैभव प्राप्त झाले आहे म्हणून मला म्हणायला आहे की मुंबवीसह महाराष्ट्र कायदाधिनय राहणार नाही मुंबवी ही घटकरी कामगाराची आहे कोणत्याठाटा दिल्लीची नाही ती पूर्वत मुंबवीसह समुक्तमहाराष्ट्र होणार नाही ती पूर्वत हा घटकरी कामगार स्वतंत्र बनणार नाही जनतेची कायदे होते ती कोणाच्या सायत्यावरून होत नाही ती जनतेच्याच निर्माण होत असे मद्रासाच्या स्वायत्त्याच्या अर्थत्याच्या वेळील स्वतःच्या माझा जनविद्य हक आहे अशी लोकनाय विदुनची विदुनवर्तना या महाराष्ट्रातूनच निघावी होती । मला मागे बाबतूच वाटते की नाही लोक सायतात की अर्थत्याच्या परिस्थितीच जर समुक्त महाराष्ट्र स्थापन केला तर घटकरी कामगाराचे कल्याण होणार नाही पत्र मला सांगायला आहे की परिस्थिती तशी नाही आणि समुक्त महाराष्ट्र स्थापन झालाच पाहिजे

महाराष्ट्राची वी पूर्ववर्तन बाबत आहे त्याच्याच वी अतिकारी वृत्ती आहे पुढे त्याच्या हद्दीवर हस्तांतरणाची वी वृत्ति आहे ती निस्तानूच होणार नाही अशी केन्द्रकारका मीती वाटते की काय ? मुंबवीसह वी पत्र महाराष्ट्र बनणार नाही तीपूर्वत आम्ही समुक्त महाराष्ट्री मागणी मागे येणार नाहीत उचितानुर्ण निरपेक्षाच्या माझा विरमणते वी तोते त्याची



ही मासप्रमाणे मासुष्या राज्यार्थि निर्मितिगळे विमान पावले आणि जापकी भवतीं कसून घेतली येका औरेरक बँकरो सांगितो की कसुनिस्त पत्त ह्या सवीषा पावया येउन देखावा सिद्धासिद्ध करीत आशेपण ते बरोबर नाही हे न राष्ट्रीय स्वयसेवक संघस्य हे आदिभवावी आणि अनठा विरोधी आशेत् आणि तेन संवृक्ष महासप्याच्या सुभाषीया विरोध करतात

ही नी संवृक्ष महासप्याच्या निर्मितिभवती गोष्ट आहे ती नी पूर्वीच सांगितल्याप्रमाणे जापकी नाही ती पूर्वीपासून चालत आलेली आहे आणि तिच्या लक्ष पूर्वपरपदा आहे महासप्याच्या सेंट्रल याची पूर्वीपासून मागणी हे होटी की आम्हाला पोटमर अन्न बनवत रतने आणि आत्म्या मुक्ता विज्ञान विज्ञाने आता त्यांना कसुत कुकले की संवृक्ष महासप्या निर्मिति शास्त्राधिषाय काम्या मागण्या पूर्व होकार नाहीत आणि हे घर साके नाही तर त्यांच्यातील बंधनोर वृषि यागी शास्त्रा विज्ञान राहणार नाही सरळताब्यातील घटकयाची आणि कामगारची ही अपेक्षा आहे जी संवृक्ष महासप्या स्थापन झालेले नाही वेशी याची जोडा पाहिल्याच पाहिले आणि मना साया यथाचे आहे की कामया घेतकटी कामगार मुक्तीसह महासप्या संवृक्ष्याधिषाय राहणार नाही राहणार नाही घवटी नी माझ्या सुभनेला पाहिला येवून मुळ ठरलाया सुभनेसह सरळताये कायदे मळकाय पाठ कराया आणि केर सरकारला विनिति करावी की बाबुबटी कमिशन नेवून मुक्तीसह महासप्या आणि विवर प्राप्त निर्माण कसून अतेश कुक्ष आणि समाधान नावले याची वस्तता व्यावी

The House then adjourned for recess till thirty five minutes past Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Thirty five minutes past Five of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

श्री भावबराब घोषीकर (सुवगीर नगर) — मिस्टर स्पीकर सर आपले समुक्ष और विषय सभामुह के समुक्ष भाषाचार प्राप्त रचना के सभम में येक प्रस्ताव येक हुआ है और कुच पर कस हे कुक्ष मोठी सी चर्चा शुरू हो गयी है अब अगर विवर से कुक्ष विरोध करें तो यह कहा जा सकता है कि इनको कामया का विरोधी ठहराना या रहा है लेकिन जो प्रस्ताव और मोक्षार्थ सभामुह के अंदर आती है और कुच पर जो चर्चा होती है कुचको वास्तव में विरोध के किये विरोध कहा जा सकता है क्योंकि अब गवर्नमेंट अपने विचार सभा के सामने रखते हुए किसी मोक्षार्थी को लेकर चलना चाहती है जो मुझे अवर कते कामया रोष अर्थयामे काम या फिर सरक्ष की मुक्तिगत पैसा की काम विषयो ही क्याया हर सोचा जाता है और कुचके किये समय भी दिया जाता है भाषाचार प्राप्त रचना के सभम में सेदुक्ष गवर्नमेंट और हमारी राज्य सरकार ने कभी विरोध नहीं किया है बल्कि वे चाहती है कि समय पर विषयो किया जायवा अभी अतो येध के अवर जो पार्टीशन हुआ जो येधका कवाराय हुआ कुचके जो कस हमारे सामने आया मुझे भी इस सची निपट नहीं चके है और ही हाम्का म येध के अवर कुक्ष परिशदाय किये काम मुझे कुक्ष दुकसे निय जाय जो मुझे होनेवाके मतारय भी हमारे सामने मौख्य होने आशिये और हर तागरिक को और हर औरेरक बँकर को विषय सभम में विचार करने की आवश्यकता है कभी कभी आध स्टेट के सभम में जो वाचोक्त हुआ

बीर और स्टेट प्राय करण के किम जुएन एक्स प्रकार के काम किम एव बीर देश का जो भारी नुकसान हुआ यूनानो सामन एकर पर किम ता न का कर ता हा ह बि अगर मायावार प्राय एकरा के समथ न हन कथन बकाय तो न मानन देवा का नगा होगी जो हिहुएन का बटवारा करण पर देश की हागा हुमी करो के भावियो जो बिपर से एकर बीर अंतर से बिपर का न एकर निर्माण हुआ किम एकर से हन अमी न निगट गही धी ह हपारी देश ने ज ए कुछ धसी मायना मोभुन ह बिचति सबह से योग एक एकरे के प्रति कुछ अचठी प्रम की मायना बही एकरा किम प्रम की सुपरिवा कर कुछ प्रम की मायना हन देश में निर्माण नही कर रहे ह अविगु बीर रिज्वेड की मायना निर्माण कर रहे हें एकर मायना के साम देवा की मायनी के हाव बीर एकर कारण बतावे बिसे बहा बाता ह अउकी बीर फिला) जीन अजबूरो की मलावी के ध न यह भीन होगी बाकि सुकके गिय हन सहमा ह बीर हन यह मायावार एकरा कवरन बाहो ह लेकिन एकरे किम एकर की प्रतीक्षा करण की टरण हें जाय देश की गलीन करने न मा भावाको के बाजार पर कुछी एकरा करण न जो रिवाते या करिनाबिमा हमारे सामन का रही ह के बही ह हिहुएन का बकाय होम के बाव बहुत से प्रम हमारे सामन का हक ह एकरे कोको की रोबगारी के सामन हन अमी एरी एकर से नही के सके ह कसी हाता में एर तक सरकार के पास बिचके सामन पूरी तरह से सुपरिवा नही होठे एव तक बेर का एनसगठन भावा या जाति के तौर पर हन नही कर सकते एकर प्राय के निर्माण में जो पावो न विवा गया स्थान बलाय एव न दोबो करण का मुकदान हुआ न एकर अलोको न नही अकि गकनयक का मुकदान एकरा का रहा ह हन यह मुक बागे ह कि कानवी के पहले से अमान न ए हनमक एकर एरज बी बीर बाता सुकरी एकर सुक अमानें न अका कहा का सकता बा लेकिन सुक एकर की बिध सुपरिवा का मुकदान किया जाता या यह बाकिर हमारो ही मुकदाना बा लेकिन बाव तो बाता के हाथ में एरे अकिकार ह सुकरी सता ह जैसे अमान में अक एकरा को हूर कर के या अक अवरतया को निकाल कर सुकरी अवरतया निर्माण करण के किम जो प्रायमाय ह सुकका अवरकअमन एकरे हुवे अक एकर निर्माण करणेबाके हव फलायबाके या अणि फलायबाके भाव का अवरकअमन करणा कहा तक सुचित ह ? बांध प्राय निर्माण होल के बाव की जो हाकरा ह सुकको हन एकरावर एकरे हें अमी अमी अक मानवीय एकरन न कहा कि बकबी कविपर का प्राय नही बकाय बाहिये यह अयुक्त गहाराष्ट्र में शामिल किया जाता बाहिये बीर न एकराबेन बिचले न एकी बोअनबाके ह सुकको अयुक्त गहाराष्ट्र में शामिल करणा बाहिये नही तो बिचकी प्रविधिमा बहा सुकरी होगी किम एकर की बाते बाव सुकरी गनी ह अविवा नही देवा ह एकर बीर बांध विचति होगी ह अमी अवरका में अकर मायावार प्राय एकरा की बाव ही बाधव कोको न यह मायना पवा हो बाव कि गुम बकबी न के बाको हुन गुजराथ के हो तो गुजरात न बाको किउके सहजाय की मायना म एकर होल के बकाय अवेर बीर अकराकविता की मायना पवा होगी हमारो मामी इमेका कहते हें कि कोको की रोबगारी नही ह का न को रोटी नही ह बीर एकरा को कपवा नही ह तो नें एकराक हक होल के पहले मायावार प्राय एकर जैसे बीर एकीके एकरा के पीछे हन बाव ही एव या न कमें किम बाव पर हुर अकिम की बाहे यह किरी भी पाटी का ही अक से पहले छोचा बाहिये बीर एकरा के किम कामो क हल करण न अकराक अवर देरी बाहिये कोको की रोबगारी विचबाके के सरकारी प्रयतो में अकराकअमन कोअन के किम अवरप्रह करने में एकराक की अवर करने के बलाय अक किमक अवरतया निर्माण करण का प्रयत्न नया बाता ह



के साथ काम को भी बरकरार है हिंदुस्तान के मारे लोगों का शोक दूसरे से साथ बाँधना सबक रखते हुये भाषाचार प्रारंभना होनी चाहिये भाषाचार प्राप्त रचना अक्षय्य होकर रखनी लेकिन मुझे किम समय की बरकरार है हुनको विनिश्चय देना ही बरकरार है कि दूरी सारी घोर अमन के साथ प्राप्त करना ही कोशिश करने की आवश्यकता है दूसरे प्राप्त न रहनापारी बावनी का यह सोचना चाहिये कि क्या न जिस प्राप्त में सारी के साथ रहे सकता है अगर नहीं रहे सकता तो मुझ अपनी संपत्ति और आयदाह लेकर शांतता के साथ अपने प्राप्त में बने जाना चाहिये जिस तरह की सम्मानना लोगों ने पैदा करने के बजाय आपस में द्वेष पैदा कर सकलकालीन परिस्थिति निर्माण करने की कोशिश की जाती है पाकिस्तान के अंदर हम देखते हैं कि अहमदिया और लोगों के बीच में झगड़े शुरू हो गये हैं कुछ तरह की स्थिति हम यहाँ नहीं चाहते अभी अभी बाध प्राप्त की रचना हो रही है ही हमारे कुछ माननीय सदस्यों ने कहा था मुझ को कि बिन्दर के कुछ ताड़के बहुत धार्मिक कर देने चाहिये शांतता के साथ मिल जीवों को जिवा जाला चाहिये जिसम राजकीय पार्टी की मानना नहीं होनी चाहिये लोगों की सम्मिलित की दृष्टि से प्राप्त रचना हम करना चाहते हैं साथ ही जो हमारी आर्थिक स्थिति है उसको देखते हुये यह करना पड़ता है कि माया के आधार पर आज ही सारी की पुनरचना करना असंभव है क्योंकि हर भाषाचार प्राप्त काम की स्थिति न अपना रूप के बल पर अपनी सरकार नहीं बना सकेगा और कुछ समस्या ने अस्थिति का बालासंगे फैलाने की राह में खूबनाले दूसरे योग या परिधि मिल गीके का काम अंततःपारी और अल्पम प्राप्तकर्ष न श्रेष्ठ तथा सकल निर्माण होगा जिससे केन्द्रीय सत्ता भारतीय सरकार के समक्ष हो जायेगी अन्ततः ही मानना की हम जानते हैं और हम भी चाहते हैं भाषाचार प्राप्त रचना होनी चाहिये लेकिन दूर समय की हम प्रतीक्षा अपनी चाहिये जब कि हम अल्पक का मासोपाय काम रखते हुये जिस प्राप्त की हूँ कर सकेंगे आज की सप्ताहिक आर्थिक राजकीय और मासिक विचारधारा प्राप्त रचना के किम कुछ अच्छी नहीं मालूम होयी बिन पर या अगर प्राप्त चाहते हैं कि भाषाचार प्राप्त रचना अच्छी होनी चाहिये तो मैं कितना मूढ़ता कि अभी दो बार महीन के अंदर बाध प्राप्त होना चाहिए अथवा श्रेष्ठ अहमदिया हमारे सामने खड़ेना है अथवा अन्ततः ही हम संघ संकी हैं कि शांतता के साथ हम किम तरह से भाषाचार प्राप्त रचना कर सकते हैं कम से कम अल्पक तक हमको रचना चाहिये जिसलिये जो प्रस्ताव प्रस्तुत हुआ है अथवा मैं विरोध करता हूँ और अल्पकी शोभी आवश्यकता नहीं समझता

*R B Deshpande (Patil):* Yesterday, I happened to hear a speech made by one hon. Member of the other side. Today also, I have heard two or three speeches from the Opposition Benches. Really I am very much surprised—nay even dismayed—to hear those speeches. I should like to place before this August Assembly the mentality—if I may use the same word of two hon. members,—with which this resolution has been placed before the Assembly. I am at once reminded of a very famous saying in Marathi which runs like this—*घाटोरी वाय कुपणामगत* which in English means that the speed of the running of a squirrel is only as far as the fence or compound beyond which it cannot go. I

should like to say that a man with a lofty thinking only will be able to solve these problems and as Swami Vivekananda says, a man must always think from a higher level. If you stand and see from below you find the houses of the poor and the houses of the rich but if you go to the top of a mountain, stand there and see you find all houses on the same level. You cannot make a difference between a poor man's house and a rich man's house. Similarly when we tackle problems like these, viz. regrouping of provinces or the disintegration of the Hyderabad State on the basis of language and culture we have to go to the top and find out whether the present time is an opportune or appropriate time for the disintegration of the Hyderabad State.

I should like to say there are two kinds of enemies for a nation one is the external enemy and the other the internal enemy. For sometime it was said that the Britisher was the external enemy. But today fortunately they disappeared giving us complete independence. The internal enemy I should say is the communist party which is creating a great chaos and great disorganization in the matter of this regrouping and reconstitution of the State.

I shall quote an instance. There is a family of say two daughters, three sons and one kartha. The sons are to be educated and the daughters yet to be married. The sons come to the father and ask him for partition of the property. What does the kartha or father say? 'Well look here! This is not the opportune time. The daughters have got to be married before you can think of partition. The same analogy? I think, should be applied in the case of the disintegration of the Hyderabad State on the basis of culture and language. What I mean to say is that proper time has not yet come.

We have got an example before us. It is the formation of the Andhra State. I would like to ask the hon. members on the opposition Benches whether the formation of the Andhra State is brought about willingly or unwillingly. It is brought about under sheer pressure of circumstances. The Central Government is always in favour of the disintegration of the Hyderabad State but the proper time for disintegration should come. Take for example the partition of India into Hindusthan and Pakistan. The hon. Member who has brought in this resolution relating to the disintegration of

the Hyderabad State is something like the personality of late Shri M. A. Jinnah. Let us think over what difficulties dangers and catastrophes we were faced with at the time of the partition of Bharat Bhoomi. This is sufficient experience before us. If you insist upon the resolution I need hardly say that the country comes to grief and there will be no benefit.

When you say that the Hyderabad should be disintegrated on the basis of culture and language, one very important question arises. The Hyderabad State has got Urdu language it has got Kanarese language it has got Marathi language and other languages also again there are, at the same time different communities. The situation comes to this there should be as many provinces as there are languages and there should be as many provinces, say Sikh Parsi, etc as there are communities. Is this not a very big and difficult problem for the present to handle?

Many a time my hon friends on the Opposite Benches particularly the hon member for Huzunagar and the hon Member for Ippaguda say that the Congress Government always copies whatever is dictated from the Central Government. But I should like to say without the least fear of contradiction that whatever policy comes from the opposite side—whether connected with culture or relating to administration—it comes from Moscow or Stalingrad. The charge of the other side that the present Government copies down what the central Government dictates is false and baseless. After all, the central Government is our Government but the Russian Government is not ours it is a foreign Government. I do not know whether it is said humorously or otherwise whenever there is rainfall in Moscow or Stalingrad, our P. D. F. friends here hold an umbrella over their heads. I assert that this policy which being followed by the P. D. F. Members regarding the disintegration of the Hyderabad State is ruinous to the basic structure of our State.

What is the condition of Hyderabad today? We must be glad to see that the condition of Hyderabad is very satisfactory. All the communities in Hyderabad are living peacefully. There are no bickerings of any kind between one community and the other. At a time when there is peaceful atmosphere, members of the P. D. F. Party

introduce this resolution. This indeed disrupts the atmosphere and leads to chaos and disorder. We all know that their motive in introducing this resolution in the Assembly is to bring about complete disruption, complete disorganization and complete chaos in the State. They do not want to bring any constructive programme whatever they do they do only with the intention of destroying a thing.

If this resolution is passed and if there is disintegration of the State according to the resolution there will be great danger for the mulki and non mulki movement. Our friends of the P D F Party made speeches then. Much property was destroyed then and most of the students lost their careers and some of them died. This resolution will instil fear in the minds of people and the mulki and non mulki movement assumes undesirable heights, the relations will be very much estranged. So in order to avoid that danger this resolution should not be given prominence here.

Sometimes it is said that the disintegration of the State on the basis of language and culture will retard the social and intellectual growth of the people. A man from Andhra will not enter Marathwada with the same feeling of freedom as before, nor does a man of Marathwada enter Andhra territory with the same freedom. I am in this connection reminded of Pandit Nehru's tour after Partition. When he came to the border line of the Pakistan territory there was within a line below "Thus far and no farther". In spite of the fact that he belongs to the whole of India, he could not go a step further like that. This is a poisonous atmosphere created on account of the Partition. Similar things happen here too as a result of the proposed disintegration. The first and foremost of the painful consequences that follow on account of the disintegration is that the whole structure of the Hyderabad Society will be completely paralysed and disorganised and it will thereafter be impossible to bring about any constructive programme here.

*Shri V D Deshpande* What is Hyderabad Society ?

*Shri R B Deshpande* Please hear me silently.

The same problem of rehabilitation of refugees as had confronted our Central Government consequent on the partition of Pakistan may crop up here also on the disintegration.

of the State into three separate provinces. For instance, a man of Marathwada owns property and houses in the Telugu speaking area and on the disintegration when that area merges into the Andhra territory what should happen of this man's property. Similar questions come up in other states also immediately on bifurcation. There is already a talk going on among the public that Hyderabad City is going to be included in the Andhra State and some of my friends asked me 'What shall I do now? I have got bungalows etc here?' That is the fear and apprehension that people are confronted with on account of the disintegration of the Hyderabad State on the basis of culture and language. Refugees migrate from province to province and the Government has got to tackle the question of their rehabilitation. These people have to be provided with houses, employment and the like.

Another thing. While there is disintegration on the basis of culture and language what about the Muslims here? I should like to ask the hon. members of the Opposition what arrangements they have made for these Muslims? Where is the place for them? Andhra have got their place, Karnatakas have got their place and so too Maharashtra. These Muslims are not few in number they are, I am told, more than 22 lakhs in number. What about them then? They too have got a separate culture of their own and a separate language of their own as the Andhas, Karnatakas and the Maharashtrais. Automatically it means that a new Pakistan on a small scale will be created for them in the heart of the Hyderabad State. I should like to tell them directly one thing 'if you are prepared to do such a thing then you are fifth columnists'. The question of Muslims is very important and requires to be tackled before the question of disintegration on the basis of language and culture could be solved.

Then there is the danger of communalism. Everywhere we have got this communalism and from the recent elections we have learnt a lesson. If there is disintegration I am afraid, this communal frenzy will take hold of the people and the constructive programmes envisaged by both the Hyderabad and the Central Governments will completely be paralysed. In order therefore to prevent this danger I submit there should be no disintegration.

Lastly fortunately for us both the Hyderabad Government and the Central Government have taken up some plans



for the uplift of the nation. Out of such plans, the most important plan is the Five Year Plan. With disintegration on the basis of language and culture what will happen to the Five Year Plan? Thousands and lakhs of rupees are being spent over this Plan. In the face of the disintegration of the State I should like to ask the hon. Members whether there could be proper implementation of the Five Year Plan. If there is no proper implementation of the Five Year Plan — as I feel there cannot be—then all the machinery will be completely paralysed and there will be a great loss to the society and the nation in general.

Next there are community projects. We note that thousands of rupees are being spent on community projects. These and other useful projects will be nullified and we will see that sooner or later there will be chaos all over the State if disintegration is effected. The result will be that despite what all the Central Government did for the uplift of the Hyderabad Government, we remain the same old people as before.

Some hon. Members on the other side referred to the period of Shivajee. They are still in a dreamland. They must know they are living in the 20th Century. They have to remember that they are living in a Secular State and in a secular State no question of nepotism or the like could crop up so far as administration is concerned.

In conclusion I would like to request the hon. Members sitting on the Opposite Benches not to press this resolution any further and to withdraw it and in sounding a note of warning to the members on this side about the inherent difficulties that we will have to face in the event of disintegration I would request them not to support the resolution, if it is not withdrawn, but, on the other hand, to oppose it tooth and nail.

With these few words, I resume my seat.

شری وی ڈی دسہاندے نے مسز اسپیکر سے کہا کہ اس وقت  
اپنے مطالبات کا اظہار کروں لیکن ہاؤس کے سامنے جو رپورٹس رکھا گیا ہے  
اس کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ ہندوؤں کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کی  
وجہ سے کرنا اپنا فرض سمجھا ہوں اگر میں اسے نہ کروں تو ممکن ہے کہ اس رپورٹس  
پر شرط طریق سے ہی ہو



سکی ماگر چاہیں اور اس کی طرح اب بھی اس واسطے حل کیے ہیں اس میں مانگے جیسے ا  
 ح - کاکو اس کے اصول کے خلاف ہے اسلئے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ح کاکو اس  
 ہمارے عیسائی بولڈ سس کی تائید کی جی تو رہی ہے ہمارے عیسائی ریسس اور  
 کوئی نو بھنگ کو ان رہا داروں اور انکو اس کے پاس اور پانا اور رلا کے سو بکر  
 لی ہے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے ہجھے بھی ٹرے سے رہتا ہے اور  
 کا ہا ہے مرہی کی کہتا ہے ہمارے سامنے بس کی جاتی ہے کہ

**हरदयाली बाब कुपा पयत**

اسی ہم لوگ باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے آئین میں سے رہے۔ اہل  
 بکر آگے ٹرے ہیں جس میں اس طرح کالیاں لگائی ہیں کہ کمیونسٹ اور کاکو  
 ہا ہے کہ کوئی نسیور ہے اور یہ دھرم (بھ) ہے اور یہ جاتی (بھ)

کی پورٹی کیا کنٹریسٹ پارٹی کا کوئی نام نہیں ہے؟

سرری وی ٹی ڈیساٹڈ سے کمیونسٹ اور کاکو ہم نے نا ہیں اس کے  
 معنی کہوٹکا جب لگوسک ہوا اس کا سوال آتا ہے واسکو دوسرے طرف سے  
 دکھا جاتا ہے اس کا وہ کلاس سوس (biration) کے لحاظ سے نکلتا  
 نا طرفہ اجناس کرتے ہیں اس کا آئین میں بھی اسی طرف سے نکلتا ہے  
 طرفہ بھی اجناس کرتے ہیں اور جانے اور کرنا ہے کی کوسس کی ہے  
 کہ لگوسک ہوا اس کے رولوس کو ہاوس کے سامنے رکھتے ہے اس سلسلے میں  
 میں ہونگا اس لگوسک اور اس کا سول میں ہے بلکہ کھانے کھانے اور ملک  
 کی بری کا سوال ہے اس (بھ) کا اور ہوگا کا سوال ہے کسانوں  
 کا وال ہے ان کے کہوں کا سوال ہے اس سوجھے کی بات ہے کہ اس کی سچی مرکز  
 کس طرح نام کی جاسکتی ہے کسانوں اور روروں اور شوروں کا راج کس طرح نام  
 کہا جاسکتا ہے تاکہ اس لوگ اس طرز پر حکومت میں حصہ لے سکیں اور گرام  
 پچا ہوں کے درجہ اس کے مسائل حل کر سکیں اس راج (بھ)

کس طرح نام کہا جاسکتا ہے؟ کیا انگریزوں کے زمانے میں نام تھا ا دوسری زبان  
 میں جو ملک کی زبان ہے وہ راج نام کہا جاسکتا ہے؟ اس واسطے اس کی زبان  
 میں نام کہا جاسکتا ہے اس واسطے کے لئے اس کی زبان کو فروغ دینا ضروری ہے  
 اسلئے لگوسک ہوا اس کی مانگ کی جا رہی ہے میں جی سمجھتا ہوں کہ آئین میں  
 نکھیں کوئی رکن بکر کمیونسٹ پارٹی کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ جیسا راجی  
 لحاظ سے کمیونسٹ پارٹی میں کوئی فری کتا جاسکتا ہے اس جاتی کے لحاظ سے کتا جاسکتا  
 ہے گر بھنگ طرز پر آئین میں سوجھے ہو کمیونسٹ پارٹی پر اس امر میں  
 کہا جاسکتا کمیونسٹ پارٹی و اسکی ہے کہ اس کا راج ہونا چاہیے وہاں کے  
 لوگوں کی زبان میں ہونا چاہیے اس کی زبان میں راجیہ نہ ہو وہاں کی اس راج اس  
 کے کالوں میں حصہ جی لے سکتی یہ ایک سیدھا سا دھا سوال ہے اسکو سوڑا کر

س نرنے کی کوسس کی ہے۔ عمدہ ہوا ہے کہ جاوہر کو + میں  
ڈالا ہے اور عوم کو حاد بھی میں ڈالا جائے۔ انوں کے اپنے وری میں  
ہ رہا حاد ہونے کا اس مانگ کے پھیرے میں روح - روح میں و ہا لہ ہے  
اسکے ساتھ ساتھ ہ حال ہی ہے کہ جو تک تک راز دے دے کی ان کی  
صرف اہی وزی ( **वसिष्ठ** ) ہو کہ وکر آروک وی  
( **व्यक्त** ) اور کسی ( **सत्य** ) کی یک ہو ور  
ہو دم ( ) کے ہ کام کریں و - علی ( **socially** ) و  
اکا کلی ( **Economically** ) رو کریں آد حاد میں کہ سر وری کے  
لر اصلاح میں کس ہ ہو ہے و خان کی کان نسرد ( **Cotton Industries** )  
شاس سے کہ اناسی اس طرح و خان کی انسر و لو کی ہو وی و می - لہ نہرا  
کی ہے۔ ہان کا گو اوزی اور نگر ہنرا سے فائد حاصل ہوگا و ال اندر ہے کا و  
ہو رہے ہائے ر اور گن ( **Irrigation** ) کے رہہ میں جو حالی  
د کر کے کا میں سے اسکی وس میں ابا ہ ہو ورا ہ - رس و ایک ہا سا  
( **व्याप** ) بولے ولے ہا اک حکم رہا شروع میں ہو ورا ہی کہے  
میں آریک دوی سے و خان کریں و معلوم ہوگا کہ ان سے عوم کی ہی کی  
ہر ہوگی - ہ ہی ساتھ ان کی مگری ہی و لوکس سے نہ کی ہی ہوگی ہے  
اسلے کہ کہے میں کہ روح ام کرا وری ہے نہ کہ دوی - ہی اسکی  
دور ہ کموس ہاں کے علی کہا جا ہے کہ و او کو ہا وری  
گروہ ہر مسم کے دس میں بہوت ڈالنا چاہی ہے۔ ہا ہ کہ اے کہ کسان  
مردوز و سوہاری سے کے لیے اک اسما لہوں بہ کتا جائے کہ و وی ران میں  
اپنے کاروار خلاصگی ورا ہی ران میں انا راج خلاصگی اگر لٹھے اچ کا  
مسئلہ طے کریں اور انکو بے لہوں سے کھر اور ای ہا میں و رہے کا موع  
مل سیکے جو حاد تک آئی ( **व्यक्ति** ) ہوگی ہے رہا ویسی ( **Unity** )  
کا سوال میں سانا ہون کہ ہونے دس کی یک ویسی ہونے سے رہے ہندوسان کی  
انک ویسی ہے جساکہ انگریزی میں کہا جا ہے کہ ہوی ان ڈوسی  
( **Unity in Diversity** ) آد حاد میں کہ ہاوسان میں اک اک  
ہا سانی بولے ولے لوگ سے ہیں و ہوی حد تک اک دو سے ہے اک اک ہیں  
اگر ہکو میں کی جائے کہ تکواک دو سے کے ہا ہ ساتھ رکھا جائے ویں کہو ہا  
کہ و ہر گر ہوی ہیں کو سیکے ان میں سے کون یک ران بولے والے دو ہون ہر  
ہا حاد میں گئے جائے و ہندی بولے والے ہون ہا کوئی دو سے ہندوسان کی رانوں  
کو اس طرح سٹ ( **वृष्ट** ) کرنا ہرے گا کتا ہ لوک سامی ( **व्यवस्था** )  
ہوگی ؟ ہم میں لوک سامی کا ہول والا حاد ہے ہر کتا اس طرح سے ہاں کے ہا کو  
( **व्यक्ति** ) سو سے ( **स्वतंत्र** ) ہو سکی ؟ ہ لوک سا  
کی لہ ہی ( **वित्त** ) ہوگی ہمیں لوگ حبال کرنے میں کہ ہ ہر

کی جو لگ ایک ریاضی میں اور اس میں باہر کا حوصلہ ہے وہ بھی ہندوستان کی  
 تک سنا ہے جس میں اور ل میں میں جہے میں کہ ہمارا وری رات نامے گئے وہ  
 دس کے نکرے کرے ہوئے گئے ہیں اگر وہاں کہ ہمارے لگے (Historically)  
 ہ غلط ہے میں وہاں (پیشوا) ہے کہ میں میں ہے وہ  
 وہاں (پیشوا) میں ہوگی میں ہوجھا ہا ہوں کہ گلی  
 ان نکل جی ہے ہیں آسام کی زبان آسام میں ہے آج ہی؟ رات میں کی رہی  
 رات یہاں میں ہوئی جانی ہے نا جس آگیا ان حکموں لگ ایک رات میں ہونے کی وجہ  
 سے آگ سے لگے لگ ہو گئے ہیں آگیا آگ ہوا دس میں شامل ہیں ہیں؟  
 آگ میں کہہ سکتا کہ آج حال صحیح ہیں ہے کہ ہمارا اور اب وہاں میں کرے  
 ہو جائے ہو گا ہے کہ کسی کا عارضی انتہا ہو سکتی وجہ سے آگ میں کسا جانا  
 ہے کہ انکو ہتھیان چھڑے گا

میں کہہ سکتا کہ آج واریسک ہوجا (پیشوا) کو کالیاں مانا ہے  
 ہو جاتا واریسک اس وقت تک آگ میں مل (Successful)  
 میں ہوسکتا ہے حالت ہے کہ سر ہواڑی کی طرف جو ہوجا ہی چاہے وہ میں  
 دی رہی ہے کونایک کی طرف وجہ کرنی چاہے نہیں کی جاتا ہر علاقے میں  
 لاکھوں کروڑوں کی حد میں جو لوگ ہیں انکو لگ رکھ کر کا ماورائے اور  
 ہوسکتا ہے؟ کسا حیدرآباد ہے کے میں لاکھ سپاہیوں اور لاکھ کرک  
 کے ہاتھوں کو لگ رکھ کر پچ وریسک ہوجا کو کالیاں مانگتے ہیں؟ آگ دس  
 میں یا ہندوستان کے لوگوں کو لگ رکھ کر کسا آج واریسک ہوجا پوری ہوسکتی ہے؟  
 میں کہہ سکتا کہ اس طرح ہونا اور ہلاک عمل میں نہیں لانا چاہیے ایک ہونے کی  
 ہمارا وریسک نہ کی جائے اور آگ ہندوستان کو میں طرح سے صوبہ کسا ہے  
 ہمارا جہاں یا آندھرا کی پرگنی (پراکاش) میں ہوسکتی ہے لگے  
 میں ہمارا کسا ناگرک ہوں نا آندھرا کا ایک سہیل سول ہے میں ہمارا کسا ناگرک  
 بھی ہوں اور میں آندھرا کا ناگرک بھی ہوں میں ہندوستان ہی ہوں اور میں  
 سپاہیوں میں بھی ہوں ان دونوں کو لگ ایک ہیں کسا حاکم کسا سہارا ہے ساہی نے  
 اگر وہی سکھا کر کرکوں کے کارخانے ہند کر دے ہیں ان کے رہانہ میں ہمارا واری  
 ہر آگ ہے ہمارے جانے کی بھی ایک تاریخ ہے ایک ہسپری ہے ہمارا واری رات  
 رسا ایسے (پیشوا) ہے میرے ایک دوست نے حیدرآباد ریسرہ  
 انکیہ کے الفاظ استعمال کیے ہد کسا سر ہے میری سمجھ میں ہیں آج آگ حیدرآباد  
 ریسرہ کہاں سے ہندا ہوا معلوم ہیں ہے آگے آرگومسٹ کا طرفہ میں ہیں  
 ہ ہمارا کسا ہندوستان کی کوئی ریسرہ آگے اکوئی کے (پیشوا) ہے گ  
 ہے ہر وہ نظام کی آگیا ہوگی ایک آگ میں دوسرے کہا کہ گھر کے جسے کسا ہی ہے  
 میری سمجھ میں ہیں آگے وہ کوہ ہے آگے کسا ہی ہوں ہے کسا ہی  
 طریقہ اشارہ ہوں میں سمجھا ہوں کہ ہوجے کا طرفہ غلط ہے ہندوستان کو ہوسکتا









سے اہل کرواکہ و طہمہوں کا نکارہ میں ساری طوڑیں ہارا جو راسرہ  
 میرا ( राष्ट्रीय वक्ता ) ہے جس کو توڑ کرنا اور وہ وسوں کی اکہ  
 ) کو نام رکھا ہار عرض ہے ہم ہیں چاہے کہ ہندوسوں کی  
 اکہ میں کوئی حل نہ ہو ہم سعد طوڑ ہندوسوں کی آکھاکو رکھنے کی  
 کوئی کر کے اس طرح کے لہ میں ہاوں سے اہل کرواکہ و اس رولوس  
 کو سطور کرے

*Shri M S Rajalingam (Warangal)* Mr Speaker Sir  
 I rise to thank the hon member for Ippagudi for having  
 reminded us about the promises which the mighty Congress  
 had made in regard to the linguistic division of India. The  
 hon member has drawn the attention of the House to holy  
 places like Sabarmathi and others and I should like to say in  
 this connection that we are worthy of it and feel proud that  
 such a Resolution had been passed by the mighty Congress  
 of which we on this side of the House have the pleasure to  
 be members—the hon member too I hope was a member at  
 least at that time when he heard of the above Resolution being  
 passed. I would like to mention that when the Resolution  
 was passed by the Congress the concept of the whole matter  
 was entirely different. It is not as is interpreted by one sec-  
 tion of the House here to day—but it is we who really wanted  
 linguistic division. As a matter of fact we never wanted  
 this linguistic division to go to the extreme level of dividing  
 India into small sovereign independent Republics which are  
 only to succumb ultimately to the expansionist policy of a  
 major nation or say one of the major nations—or ultimately  
 lead India into disruption. So Sir this is the vast difference  
 with which we had been viewing the matter and in spite of  
 the common slogan we had been giving the democracy is  
 common to all parties but the conception of democracy by  
 each one of the parties is entirely different from one another  
 except perhaps the Socialists who in the present approaches  
 are standing with us on a common platform to certain extent.  
 When one hon member in his brutish vehemence said that  
 if the linguistic division ultimately results in small States  
 no one could check it because after all it is the wish of the  
 people etc I was taken aback. Well this shows clearly the  
 mentality with which his party had been functioning. So  
 I would like to repeat that their conception of democracy  
 their conception of sovereignty and their conception of any  
 thing and everything is ultimately to divide India into small

zones or States. That is the reason why we have not been able to see eye to eye with those hon. members.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair.]

Sir, there is another point to which I would like to draw the attention of the House. One hon. member had laid a great deal of emphasis on the unity which India could achieve by taking such a step. Does he mean by this a federated India which we have been visualising under the present Indian Constitution or an India with various sub-nations or races under it as he visualises. It is an evolving process which we have got and when such is the case even if the hon. member thinks of the unity of India, I wonder whether he is not sowing the seeds of disintegration and dissolution not only of the State as such but the whole of India. Not only the whole of India but perhaps each and every house even because what use is there if we gain money and lose souls. Well Sir it is after all a part of a major political policy and I do not want to blame them. They are wedded to a particular type of party democracy just as we on this side of the House are also wedded to a type of party democracy. As a matter of fact, no member can say that he has been acting according to his individual conscience since as things stand at present, he has to maintain the policy of his party. So his saying that we don't act according to our conscience—implying perhaps, that they do act according to their conscience—is something which I am not in a position to understand and agree. If it is a question of rigidity I am sure it can be found in the greatest form on that side of the House rather than here. Well Sir there are occasions which I can quote—but it may not be quite relevant here and hence I wish to avoid—when we had evicted ourselves with our individualism to such an extent that the mighty Union Government had ultimately agreed with the view point of this side of the House. Whatever it may be, I want

*Shri V D Deshpande* The hon. member was asserting

*Shri M S Rajalingam* We had been asserting and we do wish to assert. We had been doing so in our own way and we would be doing it in our own way—but not in the manner in which the hon. member wants or dictate us to do

I would now come back to the conception of democracy which I was referring to. As I said, when the hon member referred to a democratic united India I had my own doubts in the matter. However, I should say that if he is ready to pledge his faith in the type of democracy which we have got, I shall join hands with him and I am sure other members will also unhesitatingly will join hands with him so as to impress upon the Government of India that the time for forming Visala Andhra has come. But, it is not the case Sir. We have got our own differences and that is why so much of friction is going on. They are rather taken by surprise with the announcement of the formation of the Andhra State and they are feeling perhaps that their forces cannot easily have their sway unless a feable Visala Andhra comes into existence. That is why they are pleading for the formation of Visala Andhra in such a vehemence. There is also a reference of socio economic growth. I appreciate it and I am sure nobody in this House will object to it. The words Socio-economic growth are very lovely and apart from that, it is what we ultimately desire to achieve. So when they had been referring to some sort of economy they were perhaps led away by the economic thought and an hon member in his extreme logic had hinted that Nandikonda project might not come about or might be shelved if Visala Andhra is not there. As far as I am aware the Nandikonda project affair has got nothing to do with the question of Visala Andhra. So whether Visala Andhra is formed or not, whether the State is disintegrated or not, the execution of Nandikonda project shall have to go on and if there is any doubt or delay in that, I would like to assure the hon members of the other side that we shall fight it out with all the might at our command and see that the Government of India ultimately lends its support in favour of the execution of the Nandikonda project. After all it should be borne in mind that it is primarily a food problem. Besides, it has got other considerations. Nandikonda project should not be viewed on linguistic consideration. After all, as I said the projects have nothing whatever to do with linguism they are only going to solve the food problem. Therefore, I should only say that the reference of economic thought is merely a temptation to this side of the House.

The hon member in his extreme logic made some reference to boundary commissions too. In my opinion it is untimely to think of these Boundary Commissions. Personally

I have not very little belief in them. I believe members on that side of the House too don't have much faith in them. I do agree that a situation may arise when a Boundary Commission may have to be appointed but as far as possible it is not the Boundary Commission that is going to decide the fate of the linguistic divisions of India.

It is only the parties and our own faith in a particular type of Democracy which the Constitution of India envisages that can decide the question. Therefore Sir, the question of Boundary Commissions does not arise at all.

There is one more point over which I want to stress. That is the economic question on which the Opposition Parties have been stressing. Is it— if the hon. members on the other side permit me to put it in this way—the managerial economy that they want? Our conception is not of managerial economy to be implemented by force or by proletarian dictatorship or by centralised democracy. Our conception of democracy is entirely different from them. The type of economy we wish is something evolving and we are confident that in view of the varied interests and the varied men in the country we can evolve something concrete to root out the conflicts, if any. The spirit of adjudication is there, the spirit of arbitration is there, mutual adjustment is there, there is no class trouble and there are no class conflicts on this issue. I am confident Sir, that we can do it and it is towards this end that we are endeavouring our efforts. Congress is an organization which has not got any fixed ideas in any respect of any matter. I agree with that to some extent. This is why it is only the Congress organization, which, if convinced by the Socialists of a minimum programme, it is in a position to adopt and still remain as the Congress with those very people and become more energetic. So also Sir if a party avowed to another country or a party which is surviving on its own merits is in a position to convince the Congress of a particular type of democracy we the Members on this side would not hesitate to adopt, at the same time take the fullest co-operation and still advance. After all, Congress is a multi-class organization, it cannot have fixed opinions for ever it is an evolutionary body and that is why we have got various elements in it and the largest part of the population has been supporting us. The Congress has withstood the times and people want us. We have also successfully got over the

no-confidence motion tabled in this House. Members have always been asking us to face an election again. Is it because that a particular party is not in power that they want elections again, or is it only because that some of their ideas have gained momentum. There is a set procedure for elections through which we have gone through. If by luck, in the next elections the hon. members on the other side come to occupy the Treasury Benches, we shall see how they will function. I see no reason to think that the people will let us down, and I am confident that the people will be by our side.

There is another point to which reference has been made regarding Andhras and the Indian Nation. Let me tell them that we are Indians first and Andhras next. Let me also tell them, Sir, that we want to subdue our provincial feelings to the national thought and to that one-nation theory to which we have pledged ourselves. It is from this point of view that the resolution on the re-organization of the States has been framed at the recent Congress Session. It is only to kill that extreme linguistic thought that that sort of resolution was framed, but we are not against linguism. We are Indians first, and Andhras, Maharashtrais and Kannadigas next. We take pride in that. Let me assure my hon. friends once more that we are not against linguistic division. We always stand—and have stood—for linguistic division of India. There is no reason why the resolution on the re-organization of States should be taken as against linguistic division of India. The moment the linguistic thought ceases to be part of the reorganization of the States perhaps my friends on the opposite side may see me sitting along with them wherever they are. But still we have got faith in our national leader who has stood the test of time. The declaration of the Andhra State is itself sufficient proof of the success of democracy. It is not the success of any party but it is the success of that democratic attitude and life which is imbibed in a particular Government. I do not want to attribute the success to the burning of railways, etc. or as some of the friends put it, revolution. I wish that we should view it in that light. Let us hope that it would lead to the betterment of the nation and peace and prosperity.

जी से सार शिरोमणि (गवाकती) —मिस्टर स्पीकर सर मुस तरक के बिलने जी अमिरेक मेबर बिल मल्लान के बिलक है अतको अपने दुतने जमाने की कुछ सार में बिलका बाहता है मुस तरक के अमिरेक मेबर जो मेकानल माबिरेक ( National Minded ) हीने का बाधा

कहते हैं उनको १९५१-२२ को विगत देका बाब बिगना पाहता हूँ क्या कारण का एडीटयूशन न १ सी सी २ सी सा निज तरफ़ की क्या बिजबलन की टयू न मरी हुयी हूँ कि जवाब हो न सताया बैला कडा जाय तथा बाब समझते हूँ कि भाषापर मात रबा हो न के हिस्सा न मोची व हुमाद नही रहेगी और उन ठगन सिफ़ छात्र पठा हो बाबन बिगन छारे हिन्दुस्तान को बिकला कर के स्वतंत्रता पाओ हूँ वह जवाब नय भाषाबाब मात रबना हो न ये बाब बाबन म हाफ़ कपली हूँ १ सवा कडा अकलौष हूँ १९९८ म जब छाबनन कमिशन (Suzo m C mission) बाबा दन हो अकलौष भारत के लोग को अब हमारे मास्टर बनकर बिगबलन सेते हूँ कि सिमिस्टिक प्रा वि सेल ( Linguist Provincial ) बि कुन न मरी सी भीज हूँ और बहुत कमठरीय रब कडा हूँ हूँ की बा अकलौष म यह नयनन सकोनन बा हि भाषाओ के न बाब पर हिन्दु छात्र के भाषा की दुःखता को खारी पाहिय और स्वतंत्रता पात के बाब हूँ अकलौष करेन बिब किम अकलौष और कगत ना बाबापर मूठ मात कबरा बिबा गया जब छन यह भीज बनने फायदे की भी उन तक बिबको के राष्ट्रीय न अ मरी प केकिन बाब भाषाव हो न बाब नू हो न फिर से बिब भीज को कहना हूँ किया हूँ कि यह अकलौष भीज हूँ हमारे राष्ट्र भाषा को बाब राज नय रहे हूँ नू हो न ही १९५१ म बिभी एगो न हो बिबा या और मूठीकी कबल ही के बिब नोपत पर बा पकल हूँ केकिन महीं बात के बाब १९५७ म ही न हो न कहना मुक कर दिया कि बिबाकत म हमको यह भीज बिबा हूँ अवर जुन भाषाबाब मात पाहते हो हो उमान योग निरकर बा बाबी हूँ के सते बिब तरफ़ से बिबिध योग हूँ से कहते व कि उन बिबकर बाओ हो स्व राज्य वेग असी तरफ़ भी यह मात हूँ फनटिक बाओ से १ हा गया कि मूठूर के योगो को केरर बाओ हो हूँ कनटिक के वेग या मूठूरबाओे राजी हो गय हो न हो न हूँ ही भीज रब ही कि मुठरे म ही व को बाबाया नयनिक हूँ अकलौष निरकर बाओ तब वेग योगो को भाषाबाब मात रबना छनमूठूर पाहिय या मरी यही देखना हूँ तो बुर बाणे की अकलौष उही हूँ अकलौष के मवरी पर को बिब की छनबाब कडका हो हूँ यह अकलौष बिबाव भीबिद और फिर देखिय क्या होता हूँ बिबी भीज को हो हमारे कोला करते हूँ या सिक्के बल्ल ( Secret Ballot ) रबिब हो माकूम हो जामया कि यही पर क्या होता हूँ

अकलौषीय सचत्व —नया अकलौष किय नही हूँ ?

बी श्री जी बोपाबाब —बिबर बिब व केकिन यह अकलौष के केबर न हूँ अकलौष के केबा अकलौष पब्लिक बिब (Anti public whip ) यही हूँ

बी के अर डिरेकट —बिब तो योगो तरफ़ हूँ बिबीकिय न कह रहा हूँ कि बिब नकट रबिब बाबि बाब ही बिबका उरिध्या हो बाबा हूँ

बी श्री जी बोपाबाब —और बहुत नया छलीया हो बाबा

*Mr Deputy Speaker Order Order you come to the point*

बी के अर डिरेकट —नको अकलौष कडका हूँ हमारे सामने यह भीज रबी कि बाब अकलौष अकलौष हो न के बाब हूँ अकलौष बनाने बाबन केकिन बाब अकलौष ही क्या बना हूँ अकलौषी

राजधानी ही कल्प कर दी जो स्टड किया ह वह भी असा ह असा कि मेरा निपात्र कर विज्ञान को ठीक बनाना चाहते ह विज्ञान विज्ञान कर विज्ञानज्ञान से वादपी को विज्ञान बनाना चाहते ह सुपर बाव की ९ भाग वायुमंडल का निरक्षण बाध स्टड से निक क कर योग रखा गया ह और कहते ह कि बाध का मानव ठीक होन के बाव इन से वेग विज्ञानी वेर ठक ठहरन की क्या बकल ह अक आनरेबल मबर ने विज्ञान की कि निघर सावी ही रही ह और अपोविज्ञान के मबर तकसीम नाग रहे ह ? इन क्या वादीयवा सबके और लकनी को तकसीम नाग रहे ह ? यह बडी बडीय विज्ञान ह आप लोगो क विज्ञान ही तकसीम से गरा हुना ह लेकिन यह तकसीम नहीं ह हाथ या पाव सर या शरीर को अक दूसरे से अका रखा जाय तो क्या हूर बीज को हुर बि घान कहेग ? घारे विज्ञान विज्ञान हुर निघान कहेगे आप कम हाथ को विज्ञान कहेते ह पाव को विज्ञान कहेते ह नही हमारी नाग तो बही ह जो आप लोग अके लगान न सगते न फिर कहा बाहा ह कि नेशन के सामने बडे बडे सवात ह ज्ञान का प्रान्नेम ह कपक का प्रा ंम ह भेकिन तदान के भावत किन कक प्रान्नेम गही रहते ? क्या आप कोभी नवान जिस बुनिया म असा कडा सकते ह किसे घानत कोभी प्रान्नेम गही है ? ज्ञान का और कपक का प्रान्नेम तो किन पकत गही रहता ? भावत नवन के बाव ही अकनी बकल गरी रहती निगिबिस्टक प्राबिसेठ बनान से हगने होय असा नव मबरो का कहना ह केकिन यह हय 1 कोन पका कर रहा ह आपको माकून नही ? मबरा का भावता कोन पका कर रहा ह ? जो टप रेकिंग रीबड ( Top Ranking Leads ) ह भाववार प्राठ की नाग को जो जपनी प्याछाठ की नाग कहेते ह अकन यह हगना ह डिटर नवनक आबिनासावी ( International Ideology ) बनवाने कोयो ने यह हगना किया ह ने बोल रहे ह कि मबरा ने अवर बाध की राजधानी पाव निगट के किने भी न रहन गही युग

बेक माननीय सरवर यह सूठ ह अहोने असा गही कहा है

बी के मार हिरेनड -नि होन यह कहा ह अहोने अनी विज्ञान विचार गही किया ह विज्ञान न कहना चाहता ह कि ही कोया 1 यह हगना पका किया ह और निगने गही विज्ञान वेर न बी लगना ह बी कास्टीट्यूशन ही रही ह बी प्रसीस्टिड होते ह बहा के लोग आपसे न गही हगने और विज्ञान मक हीकर घारे वेर को आचार किया है लोग अपनी बहुमियत कायम राने के निय हगना कोयो यह बात कि-हुक भूठ है आप ही नाग यह हगना पका कर रहे ह यह कहा जाता ह नि को विज्ञान वेर न छोटी छोटी कोम ह जवान ह अत कोयो का क्या हाक होया अवर हिगुनान न क्या ही रहा ह ? क्या है बहा के मुकदावी और मरडी कोयो को नउठपक न बीर गुबराठ न मगना था रहा ह ? भाववार प्राठ बनान से कोयो न आपन न हगना होया किन तख का ट्याक को किनेट ( Create ) किया था रहा ह वह तो बी गानी नाव हुकुरत कर रही ह यह कर रही ह वाकि हुकुरत अकले ही हाथ न कायम रहे 1९४० न तो रहा चहा हिस्ता भी अकबल ( Adjust ) कर किया गया शिरीही के टकक कर गिने गय सखार बलान भावी पठन ने गीरो है हुका नी गही दावतदान के कोयो का बी स्कोल था यह अहोने युग की गही एबिक्त की दाव भी नही बी गनी क्योकि ने बाहो क कि गुबराठ भावी प्राठ बनन कर बिना काम ही क्या शारी बडी बडी तदानेसावीअकन की बाते हिरे बकिग भारतीयों के निय ही ह ? मुबर के अक मानरेनक मबर ने कहा कि हम भी सोचते ह कि निगिबिस्टक प्राबिसेठ बनान





बी व्ही डी वेल्पाडे — आप अपनी सीट रिजाइन (Resign) करते हैं तो मैं बर्किंग क्लब करता हूँ। मत तो जनरल डिक्लेरेशन का कौन दिया है एक ही सीट की क्या बात है।

बी मल्लया कोसूर — हर चीज को सोचन की जरूरत होती है कुछ भी कहना तो आसान है। मैंने तो नॉन-ऑफिशियल पर बहुत ही बातें कही जाती हैं। आपन तो सीटी कमी चार की है इक्वलाइजेशन मु'की मूवमेंट (Movement) की किना और सहायियों की कहा कि आप यहाँ से निकल जायिये। हम आपकी वही बहुत सी बातें बतला सकते हैं। मु'क के लोग जब आपकी बातें करते हैं बहुत नहीं सकते। आप लोगों में गणतन्त्रवादी पैदा करने की कोशिश करते हैं कि कांग्रेस अपने बावो से पीछे हटी है लेकिन मु'सयें कौमी संपाकन नहीं है। अगर यह वाक्य ही है तभी होती तो मात्र मात्र बात किसी हालत में नहीं बनाना जाता।

बी व्ही डी वेल्पाडे — किसीमिने सामन स्वामीजी को कमेटी में नहीं किया गया है।

बी मल्लया कोसूर — आप चाहते हैं कि मु'क में शायद विद्यालय और अखबारों की बाब में बिना के बिना हर तरह का रास्ता आप निकालन की कोशिश करते हैं। अगर बिना सवाल पर रेफरेंडम (Referendum) किया जाय तो लोग कहा एक मायकी बात को मतने के बिना के बारे में मु'क तक है। पीटी और मु'क का आप नाम लीमिने या और किसी का बाकिर में घर क्यों आगम के ही लोग हैं हमको मु'क पर नाव है।

बी व्ही डी वेल्पाडे — नाम करने पर भी आप बिना तरह की बातें बोल रहे हैं।

(Adjournment Motion) श्री محمدوم حمى الدس أبے الاحرمس، مولى  
ہی موموں لائے نا کون حوا حوا کی مانی کہ رہے ہو

बी मल्लया कोसूर — बात रचना का ही बंध सवाल हमारे सामने नहीं है बहुत ही चीज बिना बंध हमारे सामने है। कांग्रेस बात रचना के अपने बावो से हटी नहीं है। आपनगपर में जो प्रस्ताव पास हुआ मु'क को बैचन से माफूम होगा डिक्लेरेशन की प्रादीय पुररचना रोकने के बिना वह नहीं किया गया लेकिन मु'क पर अमल करने के बिने काया गया था। सीका मिलने ही हम बिना चीज की मु'क में देना चाहते हैं। सेकंडो सवाल है लोगों के डिक्लेरेशन बिना मु'क में बस यूनिट (Unit) के रूप में हो पार है। अंक गिनत में मु'क के मु'कने कला और लाभितान् बिना बिना के सामन (Financial Implications) पैदा करना बिना तरह से मु'क का अर्थवित्तियतन नहीं बल सकता। हमारा मु'क काव ही दुर्बल है कमी सहायक हमारे सामने हैं बिना के बाव की हालत में हम नहीं कर सकते। अहेम्मी में भी हम हमेशा कहते रहते हैं कि पैदा नहीं है बिना पर आप कहते हैं कि और नव सवाल पैदा किये जाय बिना के बिना करोती बचवो की जरूरत होती। आज पाचसाला योजना हमारे सामने है। अगर प्राथ रचना के प्रपन की हम केते हैं तो यह योजना पीछे रह जाती है। बाव की बात लीमिने यह स्टेट बजट के बिने कायी पैदा मु'क के पास बाव नहीं है। गनरैमेंट के सामने जो दूसरे महान सवाल हैं मु'क की हल करने के बारे में वह बीमागवादी के बाव चीज रही है और प्रयत्न कर रही है बिना भी आप कहते











तस्य नाम वेङ्ग शासनाखर श्रेष्ठादी गोष्ठं हुम्नाया पाप विनिन्दुद्धा कागत माहीत पराना  
निशावाची २ अर्थात्सुखी राजवत् नष्ट होण्याक ७२ टाक मुद्धा कागले माहीत तसेच  
दरवत् महाराष्ट्र शासनाचा कसेत तर एकूर होशीत पण योग्य वेळ आल्यानिशाम माही

वी व्ही डी वेलांत — तशी वेळ आयाची नावत

श्रीमती आशासाही बाबनारे — ती वेळ आयावयाचा भक्ता हुमण्याकडच आहे

तेव्हा बजावयातीने आम्हां कोणतीही गोष्ट आण विनिन्दता बजावयातीन काही मागणे  
आणि बजाववावयणे काही मागणे मात करू आहे

मागवार् माठरचवऱ्या बुद्धीने मला सांगण्याचे आहे की मागवारा कर्मातीच विषयाच्या  
बुद्धीने जवळ काववक आहे यान कोणीहि विरोध करवार् नाही माझा मला आमुन्य आहे  
आणि ती विधिकेचे काम केतेने आहे त्याचकरून मला सांगण्याचे आहे की ज्या सामान्य मूत्र प्रथम  
एवढे ती भाषा त्याच शीकर मठे

आम्हांना मत्र गोष्ट माहीत आहे की पश्चीम भागा निरक्षर्यासाठी किती धन करावे  
आणवत अन्वयकाल राभ्यमात्रा म्हणजे येक-या राजवत्कर्तीची माथा विचारात येव्हा  
मुलांच्या मुलींच्या निरक्षर्याचा मत्र मोठा विषय होला त्याना चार बसवताच दिवसचत मत्र  
त्यामळ बसव्या निरक्षराची फार गरजीम होत होती

हुम्नाला सदक महाराष्ट्र पाहिले आणि आम्हांना तो रको आहे असे मुलीच माही  
एवढे आम्ही कळव्या आणि वेळचा विचार करती हुम्नी त्यकक बघत नाही आणि त्याचा बट  
मुद्धा विचारकरती नाही आम्हांनायुक्त अेक गोष्ट आहेती म्हणजे बाध निगितीची होय  
बाध तर विधिकेपयने वार परसा तर आम्हांना हुम्नाला भवत वेतार यकीन आणव्या पत्राच  
वारीचा काशीच ठवून कोणतीहि गोष्ट मागिती ती तर हुम्नाला कोय हि प्रतिकार करणे सव्य  
नाही मला सांगवयाचे आहे की ज्यावेळी योग्य काळ येतील त्यावेळी आम्ही सर्व हुम्नाला  
मवत करू आणव्या आणव्याला माहित आहे की अमुलाक कारणावका माचन माचतत बाध  
बाधत सर्व गोष्टी गुणगोविचारे वार परव्या तर काकी सर्व गोष्टी होतील व हा मागवार् प्रगत  
एवचचा प्रगत सुख आणि त्यावेळी या केविल गरकार मुद्धा म प्रथमाच करू देतील आज  
माकळचा प्रोवळयाची मोठ आहे ही आणव्या वकी कोणाचा मवत आहे पण बावक अर्थवत्  
महत्त्वाचे मत्र घटकारवुद्धे आहेत ते प्रथम सोडविले जाववक आहे आणि अलेल्या वक्राचा  
प्रकारक मत्रम करू हेच बघवत आहे आणि हे सर्व प्रगत हुम्नालागटच मागवार् माठरचवऱ्या  
प्रगत आणव्याला हाती वटा यकीन को परवत हे कीचनमगाचे प्रगत आणव्य युक्त आहेत त्या  
करव आक घटकारचे करू केविल जातेने आहे अन्वय योग्य वेळ येतील तेव्हा ही मागणी  
आम्ही करवू येकबालवयने कोणतीही गोष्ट मागिती तर ती निवळ मवते योग्य वेळ  
येवाच आम्ही या बाबतीत हुम्नाला भवत करू अथडे कोमून पी आणवक आ पाते

سرکاری سرکاری امور سے جو رول سے وہ کے میرے  
ہوئے ان سے میں ان سے ان کے وہ ہاں یہ نہ تاکہ ان کے سروں پر







یہ اس وجہ سے ہم کو یہ مان لینا چاہیے کہ ہمارا واری اصولوں پر پورا کی ہے  
 سے حاصل ہونے والی اور اصول ڈیولپمنٹ ( Cultural development ) ہوگا

انک ہات میں یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح آدھرا اس ڈائری (Orientation)  
 ہو رہا ہے ورکے ہو گزرتا تو وہی میں میں لایا جائے ہو اور آدھرا راج  
 انڈیا اور آدھرا ( कश्चित् वा पदेव ) ( n = 2 ) تاکہ خود پر  
 سلسلہ بازی میں چاہیے ( ا ) و صوبہ میں اوس کا یہی لکھا ہے اور ہوگا اور  
 اوس کی معنی حالت بھی وہی ہوگی (کیں اگر کہ لکھا ہے تو آدھرا سے الگ  
 رکھا جا گا جو حد نے لکھا ہے اور معنی لکھا ہے ہی و ایک صفحہ ہوا علامہ رکھا

اگر اب ماننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے وہی ہیں چھوٹے ذکر ہی انہی میں  
 آدھرا پر اب ماننا چاہیے میں کرنا اور ان کے لنگا تو لکھا ہے کہ لکھے  
 بھی ح لیل و لیل میں بالکل خلاف میں اور ان کے حالات اور جان پڑ رہا ہے چاہے  
 آپ ان طرح تمام صلحت نوگاری سے میں لکھا جائے تاکہ انکو دور کر دیا  
 دینے میں لکھا ہے ان و سولٹ میں لکھی ہوئے ہمارے ہندوستان میں ہی ہو  
 انکے ساتھ ملکر چھوٹے میں ان کو لکھے میں اس طرح انکو یہ حال دیا ہوگا  
 حیدرآباد کو اس انٹیگریٹ ( Disintegrated ) ہونے دینا چاہیے

لیکن میں ہیں چھوٹے اسکی بنا پر ہوں کے لوگوں کی ایک کو انکے ہر کو  
 دہانا چاہیے جب ہم کس ہات میں اصلیت ہاتے میں ہوں کو پورے طور پر  
 سنا چاہیے اگر عوام کو کچھ میں کدے دیا جانا انکی ماگوں دوزی میں کی  
 چاہیے ہو سکے میں ہوئے کہ کانگریس (کشمیر) طور پر حل رہی ہے اسکی سوا  
 کچھ وزیر طلب ہوگا اگر عوام کے مطالبات کو کوئی اہمیت میں دھارے ہو اسکی میں  
 میں ہوئے کہ سیاسی راج حل رہا ہے اسامعلوم ہوگا انک آرٹیکل میں سہارے کہا  
 کہ ہے ( ) ( ) کی صورت میں نہ صرف

طور پر کھلنا چاہتا ہوں کہ عوام کے جذبات بھڑک جائیں گے و سائل اوس سے  
 ( ) ( ) آپ کو اسکا مال آسکا ساند کانگریس کی رولنگ ہی ہی پیمانہ دیکھ کر  
 کام کریں گے اگر وہ کوئی کام کرنا خود چاہیے ہو اس کے لئے وہ بھی لکھا لیا جانا  
 ہے اور لوی نام میں کرنا چاہیے ہو کہا جانا ہے کہ اس کا ابھی وہ میں آ سال  
 کے طور پر میں یہ لکھا ہے ہر سوں کو میں اس کا ام حارڈ ( Charged )  
 میں رکھا گیا تھا ح میں میں سے یہ قابل رائے دہی ہو گیا اس پر بھی کنٹریوٹس  
 آئیں گے جب تک وہ حارڈ ( Charged ) تھا آ اس طرح میں ہی ہل  
 کی طرح انکوں ہند کر کے حل رہے ہیں کہ انکس میں اب کا سبل ( Symbol )  
 تھا اگر آپ کچھ چاہیں و کر سکیے میں آدھرا میں راسخا او کرنا انک کا سوال آج  
 بھی اگر آپ چاہیں و حل ہو سکتا ہے وہی میں میں کام کر سکتی میں وہی دہرے ہو سکتے  
 میں ایک آرٹیکل سے ہلاری کا ذکر کیا ہے جو یہ وی ہمس میں حوشکلات

اور چند گانہ بنا دی ہیں اکا دکر کیا اب و لازمی کے لوگ مجھ نہ تراس کی حکومت کے تحت رہنا بند کرنے میں اور آمد را حکومت کے تحت رہنا نہیں چاہئے نہ و جس سے جب آج اندھرا کا صوبہ و رہا ہے تو اسی جوں میں آمد را میں کہیں نہ آج میں لوگوں میں اس کھڑی حکومت کے ہم لڑیں ؟ کیا ہے کہ راج گونالا جاری ہو کر ہے جاسی وہ کہے جاسی ؟ اندھرا حکومت میں آئے سے میں سمجھا ہوں کہ کوئی اس طرف سے جانا نہیں ہوگی دھوڑا جب حصہ آگ اوس طرف کا ہے تو میں سمجھا ہوں و کہیں راج آئے پر واپس دے کی سرٹا ہونے کے لیے بارہو جاسکا وہ اسی کی آڑ میں اصول کی تاسی او عوام سے ڈرے ہوئے وعدے پھلانے جس سے کہتے اساکہے ہوئے میں اپنی کرو کا کہہ لوگوں و لوہاں کرا  
ہاے

The House then adjourned till three of the Clock on  
Thursday, 27th March 1958



اور بعد گمان پیدا ہوں ہیں اکا کر کیا ت و لاری کے لوگ یہ نہ لڑیں کی  
حکومت کے صبر رہنا پسند کرتے ہیں اور آند ا حکومت کے صبر رہنا ہی چاہے  
جس میں کسی سے حب اح اندھرا کا موہ ن رہا ہے تو اسی جوسی ہی آند را میں  
کہن ہ آما میں اور ک ن ہ اس کھمیری حکمت ک جم کریں ؟ نہ کیا ہے کہ  
راج گونالا جاری ہو کرے جانی و کہے جانی ؟ آندھر حکومت میں لے سے میں  
سمجھا ہوں کہ کوئی اس طرف سے جتا نا ا جانی ہوگی پھوڑا جب حصہ آگ و میں طرف  
کا ہے تو میں سمجھا وں و کہتا راج لے آروا میں لے کی سوتھ مول لہے کے لیے  
سار ہو جائیگا دہہ داری کی ا میں اصول کی تادی او عوام سے کرے ہوئے وعدے  
پلانے میں جاتے ا کہے ہوئے میں ہ اول کرو کا کہ رپورٹ میں کو پائیں کرنا  
ہاے

The House then adjourned till three of the Clock on  
Thursday, 27th March, 1958

